



الشجر والحجر  
والنار والبرق

احمد بن محمد المنتهی که مشهوری عجیب تافع جامع اصول و فروع طریقه علمیه قادریه و سنی  
نقشبندیه حاوی حقائق و اسرار محمديه حلیقه از آثار مکتوفیه یو جب فخر بنی آدم می باشد



از تزیینات فاضل اربیب عاقل لبیب منظر انوار الہیہ مستحج کمالات نسیم  
ماہر علوم و مینی غوث الوقت حضرت چراغ ربانی حضرت مولانا شاہ  
حاجی محمد کامل نعمانی ادام اللہ ظلہ و عم فیوضہ

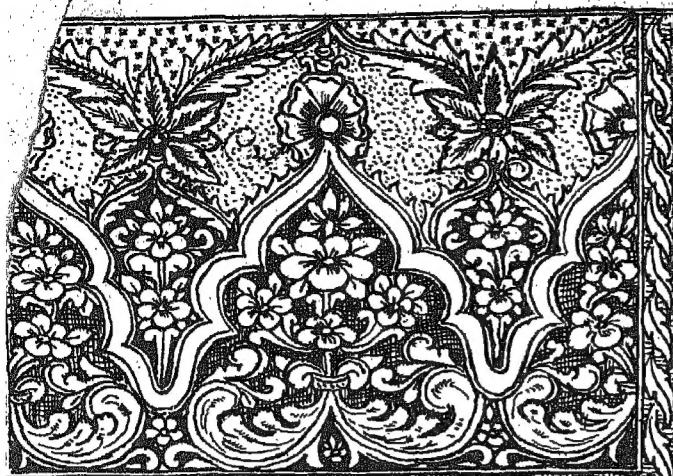
حسب فرمایش لمعه چنانچه حاجی سید اسماعیل شاه بهاری  
و نور شمع الکمال عالی شاه اسرار ساری  
با استقامت مولوی سید رحیم الدین صاحب استخوانوی بهاری باده مبارک  
ربیع الاول سال ۱۲۸۵

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين









بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

تراخوانم اللہ ورحمن رحیم	آہستی سمیع و بصیر و علیم
توہستی خمیر و شہید رقیب	حسب ولی و حقیق و محیب
رؤف و لطیف و عفو و غفور	غنی و ودود و صبور و شکور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوبہ چار ماہانہ استاد محمد زکریا  
 ہوسبان کہ سب سے خوش فہم والا  
 اور دیکھنے والا اور غلطی والا  
 سب سے خیر خیر والا  
 حاضر اور نگہبان  
 والا اور

[illegible]

فریادی بہ کمر  
 بہت بیماری اور رنج کی فریاد  
 چاہیہ ہم کو روئے دینا اور  
 سفاکش ہو بخیر الہیہ  
 سچا دوست - ہیران -  
 قاعلم فریاد دین کا -  
 چلنے والا - تو ہے پوچھنے والا -  
 سچا - پہلا -

五

تفویض کے لئے والدین کے ہاں

بسم الله الرحمن الرحيم

三

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والله اعلم

مجلس شورای اسلامی

...

37

میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے ایک نیا کام سیکھا ہے۔

...

توئی کاشف و رافع و ناصر  
توئی شافی و کافی و مکتفی  
توئی آول و آخر و مرتضی  
و جیم و صحیح و مبیر و شهیر  
مہتمن شہید و مکین امین  
منزل موئل مدثر توئی  
توہستی مطاع و مطیع و صفی  
توہستی قوی و علی و عظیم  
تجائب و تبراج و منیر و مجیب  
توئی حامد و احمد و مصطفی  
توئی طیب و سید المرسلین  
توئی حق و مختار و وصل توئی

توئی شافع و جامع و حاکم  
 عفو و رؤف و غیاث و محی  
 توئی ظاہر و بر و بشری ہد  
 نصیح و فصیح و مقیل و حیر  
 وحید و حمید و متین و مستر  
 مکرّم و مقدّم و مذکر توئی  
 بشیر و نذیر و قریب و حتی  
 توئی نورانی خبیر و علیم  
 تو هستی عزیز و امام و خطیب  
 توئی شاہد و احید و مجتبی  
 توئی قیم و رحمۃ العالمین  
 محمد تو هستی و کامل توئی

[illegible]

۵  
 تو به پیشوا - فرمانبردار مقبول -  
 تو بخشعی دین و الا - در خانه الا  
 نزدیک - مهربان -  
 تو در دوار - بلند و الا - بزرگ  
 تو در دوش - به کعبه -  
 جانشه والا -  
 مقبول - حرا -

قبول کرینوالا + تو ہے غالب  
اور مشوا + خطیہ  
تو ہے قبول کرینوالا + خطیہ

توقیف کیا گیا اور سارے پورا ہونے  
توقیف ثابت اختیار والا ہے پورے ہونے  
تمام عالم کی  
توقیف قائم کیونکہ والا سارے ہونے  
توقیف پاک اور سردار سب سے ہونے  
توقیف گواہ اور سب سے ہونے  
توقیف کر والا ہے

[illegible]

ہر پست و بالا بابت ہر سلسلہ  
 سلطان و قادیان  
 کائنات میں  
 کائنات اور زمین اور آسمان  
 کے ہر سامان و اشیاء  
 پورے ہر  
 نام سے ہر شے  
 کائنات کے ہر شے  
 کی ہر شے  
 ایسی ہر شے  
 ہر شے

۶  
کہ دیکھو ان میں عجوبہ کون کون ہے  
غذا کے  
شہاجات ہوا سلطان  
انبیاء و ان کے جو خدایہ  
قرآن میں اور پادشاه  
جہنم کے سلام  
اور ان کے

واسطے حضرت آدم علیہ السلام کے  
 نجاتی چھکونے لگے تاہم حضرت  
 اور یسوع مسیح پر اسے نصرت  
 دے بلبلند ہی چھکونے لگے  
 مکان پر یہ واسطے حضرت نوح علیہ السلام  
 علیہ السلام کے تھے  
 بہ خوف و ہراس  
 نہ رہے یہ



ترجمہ

ہاں حضرت ہود کا کھانا  
راہ کے پہلے حضرت صالح کا نشانہ  
دین کے پہلے حضرت نوح کے جہاں  
دین کے پہلے حضرت ابراہیم کے  
دین کے پہلے حضرت اسماعیل کے  
دین کے پہلے حضرت یوسف کے  
دین کے پہلے حضرت موسیٰ کے  
دین کے پہلے حضرت ہارون کے  
دین کے پہلے حضرت داؤد کے  
دین کے پہلے حضرت سلیمان کے  
دین کے پہلے حضرت عیسیٰ کے  
دین کے پہلے حضرت محمد کے

پے حضرت ہود ہادی راہ  
پے حضرت صالح شاہ دین  
بدین خلیفہ علیہ السلام  
بصدق نبی ذبیح خدا  
پے کو طہر بغیر شاہ دین  
بہ اسحاق والا نبی زمن  
بہ یعقوب پیغمبر نامدار  
پے عزت یوسف بنظیر  
طفیل شعیب بنی عجیب  
پے حضرت یونس نامدار  
بہ ایوب پیغمبر مرتجا  
بہ یساکا موتے حکیم خدا

مر از ہوا می خطر دہ پناہ  
نگہ دارم از صیحتہ چشمگین  
ز نار جنہم مرادہ پناہ  
مراد و داری زرنج و بلا  
نگہ دارم از انقلاب زمین  
بود سلسلہ تا قیامت زمین  
کنی چشم و شن ز دیدار یا  
بر آرم ز چاہ غم و کن لمیر  
عطا کن فصاحت مرا کن خطیب  
مر از زرہ ظلمت و غم برآر  
بلا گر دہی صبر دہ بلا  
کن از جلوہ خود مرا چون

ہاں حضرت ہود کا کھانا  
راہ کے پہلے حضرت صالح کا نشانہ  
دین کے پہلے حضرت نوح کے جہاں  
دین کے پہلے حضرت ابراہیم کے  
دین کے پہلے حضرت اسماعیل کے  
دین کے پہلے حضرت یوسف کے  
دین کے پہلے حضرت موسیٰ کے  
دین کے پہلے حضرت ہارون کے  
دین کے پہلے حضرت داؤد کے  
دین کے پہلے حضرت سلیمان کے  
دین کے پہلے حضرت عیسیٰ کے  
دین کے پہلے حضرت محمد کے

ہاں حضرت ہود کا کھانا  
راہ کے پہلے حضرت صالح کا نشانہ  
دین کے پہلے حضرت نوح کے جہاں  
دین کے پہلے حضرت ابراہیم کے  
دین کے پہلے حضرت اسماعیل کے  
دین کے پہلے حضرت یوسف کے  
دین کے پہلے حضرت موسیٰ کے  
دین کے پہلے حضرت ہارون کے  
دین کے پہلے حضرت داؤد کے  
دین کے پہلے حضرت سلیمان کے  
دین کے پہلے حضرت عیسیٰ کے  
دین کے پہلے حضرت محمد کے

ہاں حضرت ہود کا کھانا  
راہ کے پہلے حضرت صالح کا نشانہ  
دین کے پہلے حضرت نوح کے جہاں  
دین کے پہلے حضرت ابراہیم کے  
دین کے پہلے حضرت اسماعیل کے  
دین کے پہلے حضرت یوسف کے  
دین کے پہلے حضرت موسیٰ کے  
دین کے پہلے حضرت ہارون کے  
دین کے پہلے حضرت داؤد کے  
دین کے پہلے حضرت سلیمان کے  
دین کے پہلے حضرت عیسیٰ کے  
دین کے پہلے حضرت محمد کے

知

واسطہ حضرت یارون بنی پڑے  
سے چھوڑ کر خلافت

پانی فوت سے نہادے

اسطے خوش آواز کی حضرت لاؤ  
نکاح پیر کی لاکھ

سید الدین کانتو  
محقق پناہ

دهم قوت از قوت خولین  
 کشی قوت سحر از ساحرم  
 ز صوتم شود شوق دلباش  
 ز آسیب هر ز دیو و پری  
 تو آباد داری ولی پور را  
 نه ظالم بماند دران در شقی  
 ز هر آفت و فتنه محفوظ دار  
 پراز نور ذکر و صفوت نماز  
 دران محفل ذکر میلاد باد  
 مراده ولی که صلح بود  
 بماند ز شوق و دلم بیقرار  
 تن من چو روح مجسم کنی

بہارِ نون والابی ز من  
پے حضرت یوشع ذوالکرم  
بہ الحانِ داؤد معجز سرش  
بجاہ سلیمان سپاہم دی  
طفیلِ عزیزِ نبی الورا  
بودد رولی پور عالم ولی  
زدولت ولی پور محظوظ آ  
تو مسجد ہمیندارا می کار ساز  
بند کر نبی حسانہ آباد باد  
پے حضرت زکریا معتمد  
بہ یحییٰ نبی عاشق کردگار  
بروج تن پاک عیسیٰ نبی

وہ تو ظالم ہی کا دس مین بن رہی تھی۔ وہ ظالم

ایک آفت اور فساد سنگا کا  
 جس کی وجہ سے کھجور کا ساڑ  
 ہری ہوئی کر کے نور سار  
 کے سفون سے  
 کے کھڑ آباد  
 خضرت خجی کے  
 گھر میں  
 نور سار

واصلے ہوئے  
 غلامی  
 شوق سے دل پر اجچیت  
 واسطے جان و مال کے  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
 ملک میں اس طرح کے  
 بن کے کوئی

ترجمہ

واسطے شوقی علی حضرت محمد

اس کا ترجمہ اور شرح جس کے معنی

آپ کے آگے اور آگے اور آگے اور آگے

آپ کے آگے اور آگے اور آگے اور آگے

آپ کے آگے اور آگے اور آگے اور آگے

مرانور گردان بجان تم  
در آیم بر آیم چو نورانیان  
بہ آخر بنور تو لاحق شوم  
کہ باشم ز نورانیان شرمسا  
سے افتادہ باشم بحکم کشف  
بہ سیر حیان خرم و شادمان

بنور محمد شفیع احم  
کہ با جان تن رزمین آسمان  
من از نور نور تو پیدا شدم  
مگر ان کفون ہم درین درکار  
پردہ ہر کیے زان بحکم لطیف  
چنان کن کہ باشم بنورانیان

مناجات اسماء مبارک حضرت شجرہ طیبہ

با حدیث کبریائی خویش  
بزور علی شاہ زوج بتول  
بہر غم سید العابدین  
بصدق دل جعفر متقی

خدا یا بحق خدای خویش  
بنور جمال محمد رسول  
بصبر حسین شہنشاہ دین  
بشوق شہر یاسر منتہی

مکملہ دال ہونگا  
کہ اگر آب بھی اس زمانہ میں  
کہ ہونے والی لوگوں میں  
اوتو تا ہے اگر ایک دن میں  
اپنی جسم نوری ہے  
میں پڑا رہتا ہوں بسبب جسم  
سے نور کے

ایک کہ کہ ہونے والی نورانی  
لوگوں کے پیر میں جنان کے  
خوش و نہال

مناجات

آپ خدا واسطے اپنی خدائی  
واسطے اپنی نیکائی اور طہارت  
و اسطے اور شوق و نور احمد  
محمد رسول ہے  
واسطے زور حضرت علی بادشاہ  
خداوند حضرت بتول کے  
واسطے حضرت امام حسین بادشاہ  
واسطے حضرت امام محمد  
دون کے واسطے حضرت امام محمد  
امام زین العابدین کے  
واسطے حضرت امام محمد  
واسطے حضرت امام محمد  
بہر غم سید العابدین کے  
بشوق شہر یاسر منتہی



حضرت شیخ ابوبکر شبلی فقیر کے واسطے شان حضرت شیخ فہید  
 شیخ عبداللہ سری سقنی کے واسطے حال حضرت  
 کرخی کے واسطے مشغولی حضرت شیخ نور  
 باور شاہ کے واسطے علم حضرت امام علی رضا  
 واسطے نقل حضرت امام موسی کاظم

بحکم علی شاہ موسی رضا  
 باحوال عبداللہ موتن  
 بجان ابوبکر شبلی فقیر  
 بفکر تمیمی ابوالفضل شاہ  
 بحسن جناب علی بوالحسن  
 بپے حضرت عوث الاعظم امیر  
 بقضائی شرف دین شہیرا  
 بزہد بہار الدین انور حسین  
 بصحرائی شمس دین حبیب  
 بعرفان عارف شہر شمس دین  
 بفضیل فضیل ولی خدا  
 بحالات اسکندر بمثال

بحکم شہ کاطبہ صفا  
 باشغال معروف کرخی وطن  
 بشان جناب حبیبید امیر  
 بکر ابوالقاسم دین پناہ  
 بمین ابوالفرح شاہ زن  
 بپے حرمت بو سعید فقیر  
 بابدالی عبدالرزاق پیر  
 بپے عبید باب سلطان دین  
 بہر صفائی سہ عقیل  
 برحمن گدا سید المشتقین  
 بشغل دل شاہ رحمن گدا  
 بطیف کحالات شاہ کمال

حضرت ابوالفضل عبدالواحد  
 تمیمی شہید کے  
 واسطے برکت حضرت شیخ ابوالفرح  
 طوسی شاہ زمانہ کے واسطے  
 غیبی حضرت شیخ ابوالحسن علی  
 ہنگاری کے  
 واسطے حرمت حضرت شیخ ابوسیدار  
 قادیانی فقیر کے

واسطے حضرت عوث الاعظم  
 سید عبدالقادر جیلانی شہید کے  
 واسطے ابدالی حضرت سید عبداللہ  
 پیر کے واسطے قتال شہرہ کے  
 شرف الدین قتال شہرہ کے  
 واسطے حضرت سید عبدالوہاب بادشاہ  
 دین کے واسطے سید علی  
 حضرت سید جبار الدین شہید کے  
 واسطے صفائی شمس دین  
 حضرت شیخ شمس الدین

حضرت شیخ ابوبکر شبلی  
 ابوالحسن کے واسطے فقیر  
 حضرت شیخ الدین علی  
 واسطے شہید الدین علی  
 گدا رحمن ثانی کے واسطے  
 پیر شمس الدین شہید  
 دوست خدا کے  
 واسطے کمال حضرت شاہ کمال  
 کتبہ علی کے واسطے حال شاہ  
 حضرت شیخ اسکندر امیر  
 عارف کے

میرزا محمد علی خان

تو وحید حضرت آدم علیہ السلام

بسم الله الرحمن الرحيم

چند روزی

یہ ہے

مطالعہ شریانی تھریڈ

به تجوید احمد مجد داماد  
به ترویج پیر محمد شریف  
به صحو محمد ترشی صنی  
به سهر دل سید زکریا  
به تفرید احسان علی کریم  
دهم صحت شوق عمر دراز  
زبان بهر یک به مونا  
کندان شحم دل همچو روغن شود  
همان پنبه دل شود شعله ر  
بان نور ذکر تواند رنم  
به بینم درین چار دیوار تن  
سجاشعله رو عروس دل است

توحید آدم شریف اللہ نام  
بہ تسبیح شاہ محمد لطیف  
پے محو سندھی محمد ولی  
بہر آبادانی پیشوا  
بہ تجرید سلطان عبد العظیم  
ہمہ جزو اعضا گویندہ ساز  
کہ بسیار ذکر تو آرم بجای  
زیران عشق تو آتشی رسد  
بفانوسِ بزم تن زار من  
تماشا ی ہر یک لطافت من  
کجا زرد درو نفس در دُطن  
کجا گل رخ روح را نیست

جبار و میان محمد سید اول حضرت  
واسطے بیداری دل حضرت  
کے واسطے محبت حضرت  
شاہ آبا والی دہلوی پیشوا کے  
واسطے تفریح حضرت حافظ شاہ  
احسان علی بزرگ کے واسطے توبہ  
حضرت بادشاہ سید عبدالجبار  
وہ بچھے غدرستی اور شرعی اور  
عمر بڑی پھر ایک خرد بدن کا  
لئے والا باد سے

اینک زبان هر گرسه  
 من بال که کردسته به تا که هست  
 ذکر تیر بجای اول من  
 که اوس فر گرسه چربی دل کی روش  
 تیری جغت کی گریسته که چو خوش  
 دهر وی دل کی به شعله مانده خالی  
 فانوس من به شعله مانده خالی  
 اوس فر گرسه چربی دل کی روش

دین میں جو  
کچھ چاہو وہاں  
ہو

جگہ ہے۔  
 لہان گلابی زور و روح ہے۔  
 لہان سرخ و دل کی دولت ہے۔  
 لہان زرد و نفس مارا ہے۔  
 لہان زرد و نفس مارا ہے۔

فرشتہ کی ہمتا کہ دیکھوں میں  
 سر قدم سے تو آسمان ہے۔  
 دیکھوں میں اوس میں بیت المعمور  
 کو بھی ہے بھرتا ہر اوس کے  
 سر قدم سے ہے۔  
 اوس جگہ سے پہلو کو خون میں ری  
 نہ ہوں میں ابد قدم تر سناختے دور

۱۲  
دو چہرہ دونوں جہان میں عروج  
وفا نیری حضور کی اور  
یستی میں +  
ماری حضور کے نشہ میں ہوں  
نایاب کہ یہ صفت و انوش  
دون جہان -  
اور وصل سزا

نتیجہ

درجہ تہا با س کے ہوا  
دوسرا خط حال ہے  
بہت بخ اور غلامی میں نے  
درجہ تہا با س کے ہوا  
دوسرا خط حال ہے  
بہت بخ اور غلامی میں نے

بفتوت پدرش در گویہ جال  
پنے علم ناچار کردم سفر  
چو خواندم من از خواندہ ہما  
پس علم حدیث رسول کریم  
بجذب دل مادر در و مند  
بوطن شدم از رہ خط  
پنے علم سیر و سلوک فقیر  
کہ از قوت جذب تود بجا  
درین آرزو شد زمانے در

بسیخ بزم دران چنکال  
کہ او اگر شتم بسے درید  
شدم بہرہ مند از در ہر  
کہ ختم زور بار عبید العظیم  
عنائم ز سوے سفر تاقند  
بیا سو دم از رنج راہ سفر  
مرا شد تمنای جذب و تیر  
بزور تو جہر رساند مرا  
ہمیشہ فزون شوق و گداز

پہلیاں خیال اول سالہ ہجری

تنہا تو انم دل زار بود

غم یار بود و شب تار بود

بہت بخ اور غلامی میں نے  
درجہ تہا با س کے ہوا  
دوسرا خط حال ہے  
بہت بخ اور غلامی میں نے

بہت بخ اور غلامی میں نے  
درجہ تہا با س کے ہوا  
دوسرا خط حال ہے  
بہت بخ اور غلامی میں نے

بہت بخ اور غلامی میں نے  
درجہ تہا با س کے ہوا  
دوسرا خط حال ہے  
بہت بخ اور غلامی میں نے

باین کے نزدیک میرے پہلو باین کے پیچھے  
 عیسٰی شہور داسے حضرت خضر کی صورت اور  
 شاہ عبدالعلیم بزرگ دہی حضرت سید  
 افلاطون اندر کے اور طبیب  
 غلامینو الامیرا بیمار میری پہلو بچارہ سبھا  
 کہ سولہ گین بدو نون آگھین  
 ترجمہ

کہ خفتند این ہر دو بیمار فلاطون باطن طبیب کریم خضر صورت شاہ عیسیٰ شعا نزدیک جنب چپ نشین چو ازشت سببہ برکشود اشارت بسببہ پاک کرد ز سببہ پاک خود کیشگا ہمہ عضو ہا درون بدن بدست خود و آب صافی نخت نہاد اندرون عضو اتمام چو بیدار گشتم نہ آن چاک بود	رسید آن مسحا و غمخوار من همان سید شاہ عبد العلیم رسید از زمین سو جنب لیا بر آورد از جنب د پاکت تو گوئی کہ آن شتر نور بود همان سینہ زار من چاک کرد نمود از سسینہ ام تابنا بس گشت خوف خطر شد فرو ہمہ عضو ہا درون پاکت بداد انگہ چاک را التیام نہ عضو بدن نے شہ پاک بود
---	--

در بیان خواب شبانہ دوم مسئلہ ہجری

لایا جب سے اپنی پاک مانتے  
 جیسے تھی سے انگلی گیسے کھولے  
 تو کہہ سکتا ہے کہ وہ شتر  
 اشارہ گلہ کی انگلی پاک کیا  
 وہ سینہ کمزور میرا چاک کیا  
 ۱۴  
 انگلی پاک سے اپنے ایک چپ  
 کیا سینہ کے سر سے ناف تک  
 سب بدن اندر کا ہوا باطن  
 بہت خوف اور خطر زیاد  
 تانتے اپنے اور اپنی صاف  
 سے پہلے بہت بدن آرا کا  
 صاف دھویا  
 کہدیا اندر بدن سب  
 را اور وقت چاک کو پونچھ  
 چا بہت بیدار ہوا میں وہ چا  
 دشاہ ایک

بیان میں خواب  
 سال دوم مسئلہ ہجری

تقریباً

تقریباً دن کے آباؤ اجداد  
راستہ کے وقت دیکھا جیتے

نیکو چارویشن کنو والا چو  
بزرگ پوچھا حضرت

عبدالعلیم  
تسلیم سے کہ پیریاں

دیر و اسے پکڑنے  
پتہ ہاتھ سے دانتے

پس از چند روز یکہ آمد بسر  
کہ شد جلوہ افروز پیر کریم  
برہمیکہ پیران فرخندہ کیش  
زدست ہمیں آستین کشید  
چو شد دستگیرم شہ نیکفال  
ندانم چہ شد بردن بہت ار  
پس از خواب دیدم ہمہ بود  
برویا گذشت آنچہ بر جان من  
کسے دانند این دارد گیر عظیم

شب آنگاہ دیدم خواب گر  
ہمان حضرت شاہ عبدالعلیم  
بگیرند دست مریدان خویش  
یداند فوق ید من نمود  
در اندم مرا شد گر گو نہ حال  
کہ گردید چشم بے اشکبار  
ہمان تکیہ و مسند زیر سر  
چہ دانند آنرا اسیران تن  
کہ برو نظر کرد عبد العظیم

## در بیان خواب سال سیوم ہجری

از ان پس چہ کردون گون بلند

بگردید گرد جهان روز چند

تقریباً دن کے آباؤ اجداد  
راستہ کے وقت دیکھا جیتے  
نیکو چارویشن کنو والا چو  
بزرگ پوچھا حضرت  
عبدالعلیم  
تسلیم سے کہ پیریاں  
دیر و اسے پکڑنے  
پتہ ہاتھ سے دانتے  
جب ہوا ہاتھ پکڑنے والا  
پیرا شاہ نیکفال پیرا دستم  
جھک کر ہوا اور سر طور کا حال  
نہیں جانا میں کیا ہو گیا دل  
بہتر آنسو برائے دلی

۱۵

تقریباً دن کے آباؤ اجداد  
راستہ کے وقت دیکھا جیتے  
نیکو چارویشن کنو والا چو  
بزرگ پوچھا حضرت  
عبدالعلیم  
تسلیم سے کہ پیریاں  
دیر و اسے پکڑنے  
پتہ ہاتھ سے دانتے  
جب ہوا ہاتھ پکڑنے والا  
پیرا شاہ نیکفال پیرا دستم  
جھک کر ہوا اور سر طور کا حال  
نہیں جانا میں کیا ہو گیا دل  
بہتر آنسو برائے دلی  
بہتر سے سال  
سیوم ہجری کے  
بیان میں خواب

بیان میں خواب

سیوم ہجری کے

اوسکے بعد جب آسمان

کھولنے والا اوپر کا

کھولا گردینا کے کئی

دن ۱۲

ہونا خدائیں نصیب ہوا ہمارا  
 ۱۶۱ رات کو آفتاب روشن  
 ظاہر ہوا۔  
 وہ ہوا روشن کہ نوا پیر بزرگ  
 ہی حضرت سید شاہ عبدالعظیم  
 جلوہ دیا وہ کاغذ فائدہ کار  
 مکتوب دیا وہ نقش کی نادر نگار  
 دیکھا اس میں نقش و  
 دن سے کہا میں نقش و  
 پیر علیخان داند کہ نقش و  
 نگار سے میرا کیا کام تو تیار  
 دیکھیں خوشی رکھتا ہوں  
 میں بہت بد کہ رہوں میں  
 درگاہ میں تیری ایک مدت  
 تیری یغیم سے طالب درد آلا  
 علم سے خدا کے ہوسے فائدہ  
 لینے والا  
 فرمایا ہو گا وہ بھی مگر۔

ہمیں ختم و نخت بیدار شد کہ شد جلوہ افروز پیر کریم میں د آں کاغذ مسود بدو گفتم ایسے پیر والا تیار بخاطر منت دارم بے ز تعلیم تو طالب درد بفرمود خواہ شد آنہم مگر	بشب مج تابان پدیدار شد ہمان حضرت شاہ عبدالعظیم کہ بود اندران نقش اسما ز نقش و نگارم بر آید چہ کا کہ باشم بدرگاہ تو مد ز علم آہی شود بہر متد بنہ آن نوشتہ کہ د ازم
--	---

ذکر بشارت قدم حضور پر نور قصبہ آباد گہنہ

سپاس خداوند ستر علی ز مائے کند خویش را بر نشانی کہ بہر عرفانج اہش کند	فرو زندہ خلوت و انجمن چو گنجے بماند بکنجے نہان با بجا د عالم گرایش کند
---	--

خدا کا ایک باطن و  
 شکر کا ایک باطن و  
 غلام کا ایک باطن و  
 ایک وقت کرتا ہے اپنے  
 میں خزانے کے ایک کو  
 چھپا کر اپنے چھان کے  
 دیکھ کر نہ ہلکے

۱۶۱  
 دیکھا اس میں نقش و  
 دن سے کہا میں نقش و  
 پیر علیخان داند کہ نقش و  
 نگار سے میرا کیا کام تو تیار  
 دیکھیں خوشی رکھتا ہوں  
 میں بہت بد کہ رہوں میں  
 درگاہ میں تیری ایک مدت  
 تیری یغیم سے طالب درد آلا  
 علم سے خدا کے ہوسے فائدہ  
 لینے والا  
 فرمایا ہو گا وہ بھی مگر۔

ترجمہ

یہ ایک خوبصورت اور دلکش نظم ہے جس میں شاعر نے اپنے دل کی بات کہی ہے۔  
 دنیا سے اوس نور سے دور ہے  
 دنیا سے دور ہے اور کون سا عالم  
 دنیا سے دور ہے اور کون سا عالم  
 دنیا سے دور ہے اور کون سا عالم

نخستین ظہور سے نماید توبہ	دہد زان گر نور مارا اٹھو
دہد نور مارا مثالی وجود	بیارد ہما زاجس و شہد
برویا سے صادق نماید ہما	کہ آئندہ باشد مخلوق جہا
چو صوفی خورشید الاکہ	بز انوی مغرب فرو بردہ
ہمان پیر مہتاب روشن درو	ز بہر نماز شب آمد برون
مردیانِ انجسم ہمہ تھند	طوافِ حریمِ فلکِ ستار
یکے از بشیران شیرین کلام	در آمد خرامان بفرخند گام
بصد خرمی از مبارک زبان	بدینگونہ گردید گوہر فشان
کہ بر آسمان خطہ این یا	کنند چون زمین حجاز اقطا
گہ آن سید پاک آل رسول	بدین خطہ آور دشان زین
تزلزلش چو رحمت درین گشت	عروج زمین از فلک گذشت
بحر امات اواز سیر امتحان	بے آرمود ندیر پیر جوان

دلت  
 میں بھی لکھا ہے  
 اوتوقت جائزہ کا پیر روشن  
 واسطے نماز کے آیا ہوا  
 ستاروں کے سب پروردگار  
 طوافِ حریمِ فلکِ ستار  
 ایک خوشتر نماز ہے والا  
 بات کا آرا جتنا ہوا مبارک قدم  
 زبان سے یہ اسطورت  
 ہوا موتی چھٹنے والا  
 کہ آسمان پر زمین اس دیار کی  
 کہے مانند زمین مہینہ کے فر  
 کہ وہ سید پاک آلِ حضرت پر  
 کہ اس زمین پر لاکھ ہین  
 شان اور تزلزل کی  
 اور نہ ہوا اس کا شل رحمت  
 کے اس زمین پر ہر تزلزل  
 کا آسمان سے اور گذر گیا  
 کو امانت اس کے امتحان کی  
 اوسے  
 بہت آزما ہوا  
 جوان لوگوں نے





جہان

جہان رفلت اور کائنات کے  
دور سے ہر ایک اس ملک کے  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب

زہر چار جانب سواں ہوتا	شتابند مردم ز بہر طواف
بقمران آنقبہ با صفا	کند ہر کہ جان دل افدا
زا سمار مقبول رب اکرم	بود نام آن شاہ عبد العظیم

ذکر فتنہ و قصبہ آبادیہ از یار خضر

بشیر حسر کار جادوینا	بجادوگری گشت آتش نشا
مگر جادوش بود سحر حلال	کہ بود از سر صدق معجز نقال
ہم چون نے آتشین کرد کا	شد اندر گریں ریشہ من شرأ
صباحی چو خادم نزدیک و دو	بگستر دنا کہ مصلا ی نور
چو ہر درخشان بسوز و گدا	ز خلوت کہ شب و گن و سنا
من از خانہ بیرون شدم در شتاب	دویدم سو شاہ والا جناب
دل خویش افریدہ شدم	سو قبلہ با صفاتا ختم

جہان رفلت اور کائنات کے  
دور سے ہر ایک اس ملک کے  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب

جہان رفلت اور کائنات کے  
دور سے ہر ایک اس ملک کے  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب

جہان رفلت اور کائنات کے  
دور سے ہر ایک اس ملک کے  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب

جہان رفلت اور کائنات کے  
دور سے ہر ایک اس ملک کے  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب

جہان رفلت اور کائنات کے  
دور سے ہر ایک اس ملک کے  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب

جہان رفلت اور کائنات کے  
دور سے ہر ایک اس ملک کے  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب  
کرنے والے قریب اور قریب

دینوی سے۔ علی ہواداغ طلع و حرم۔ دیدار سے پہلے پاک ذات کے۔ آسمان کو عزت والا۔ شکی سے کہ تھا دوسرے شاہ۔ بہو پناہ میں اوس درگاہ میں۔ زخمی سے۔

<p>رسیم دران در گم تنگبار          بدیدار پیر مبارک نفس          ہم از خاطر آشفگی شد برو          چو کردیم تماشا حسن جمال          ز شمشیر بر وز مرگان تیر          ولیکن لب آب حیدوان اثر          چو خورشید ز خندہ پیر خبا          مگر آندم پیر معجز نگار          من از مصحف رو شاہ آشکار</p>	<p>کہ بود اندران شاہ گردون وقار          تہی شد دماغ از ہوا و ہوس          ز دل شد تماشا دنیا دون          بشین سر پا دگر گونہ حال          بسے زخم شد بدل پر نفیر          ہمید اور روح و روان دگر          ہی بر دہر پنج حس مرا          ز جنبش ہمید او ہوش و قرا          بسے دیدم آیات پروردگار</p>
---	---

دے گی خواہش پناہی۔ جب کیا ہئے تماشا خوبی و خوبصورتی کا۔ جھک کر ہوا تمام سے طور کا حال۔ نکوار سے ابر و اوپر سے۔ پکون کے۔ بہت زخم ہوا دل شور کیونچہ لیکن آیات کے اندر اسے لیتے دینوی روح اور جان دوسری

<p>کشاہ جین بزرگی بسر</p>	<p>مناسب ہے بود پاکد گر</p>
---------------------------	-----------------------------

۲۰  
 بطور آفتاب چمکنے والے سے  
 دنوں خجہ۔ پچا تاخا  
 بانچون خواہ اس سیرا  
 مگر وہ دم پیر کا مغزہ کی طرح  
 شخص سے دبا تھا پوش  
 اور سنی۔ سنہ شاہ سے سنہ شاہ  
 بن قرآن سے سنہ شاہ سے سنہ شاہ  
 بہت دیکھا ہے تانی خدا کا

ذکر حلیہ اور لباس حضور پر نور صاف مختصر اور حضور پر نور صاف مختصر۔ پڑھنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے۔ مناسب ہے کہ ہر شخص کو چاہیے۔

1

1

ولے ہر ورا بود و لطف وصال  
بران بود وصل دوا بر گواہ  
بے در سجد و گہے در قیام  
ہمان جانب طویل مایل ہے  
بزرگ و بزرگی بشان عظیم  
از رنگ لک سرخ رنگین ہے  
بحد توسط دراز و بلند  
شگفتہ گل از گلشن اعتدال  
دمان معتدل از فراخ و تنگ  
چو داؤد گفتار شیرین ہے  
بزرگ پدید و بشان گستر  
چو نور شمع در خشنود ہے

سورج کے ساتھ  
بظہر و شمس چلنے والے  
چمکے اور سیاہ راد کے بال کا جوہر  
انگ میں پسیدہ شان میں رنگ  
و قاری باریک بینی میں رنگ  
سبھی بہت  
محل حضرت داد کے باہر  
کیران میں ہو

ہستی  
 مناسب بہت آپ کی گردن باریک  
 بلی و باریکی سے برابر بلند  
 بال سے پیشہ سینہ پاک کا صاف  
 لیکن خط بال کا نازک  
 ہتھیلی ماتھے کا درتو پاک باریک  
 پیدائش کا بہت نرم  
 بطور جریو بہت کے  
 میانہ قد و رنگ بد شکا  
 بطور سیدھے درخت

<p>                     بحسن لطافت منظر و طبع                      ولیکن خط مونسہ تابست                      بے نرم تر چون جہشت                      چو سرو ہی سیر باغ عدن                      ز رنگ ز آلائش رنگ پاک                      مصطفیٰ یکے قادری پیر                      عباے ز پشمینہ سبز بود                      ولے اند کے جانب استنگ                      رومال سیہ صوفیانہ بدست                      چو رحمت کند بر درمنزل                      فروشم سراپا چو جان بدلا                      دہم دست خود تا شود دیکھ                 </p>	<p>                     مناسب گردن ارجمند                      ز روشنیہ سینہ پاک صاف                      کف دست پاک بارک شرت                      میانہ قد و سبز رنگ بدن                      ہمتن چو آئینہ تابناک                      عمامہ بصر صمدی و بین                      بسا آلا آن پنبی تار بود                      از ارش ز صفر اگل زرد رنگ                      پیاپیش ہماں جعفری پاپون                      بدل گفتم ارشاد آل رسول                      تن جان بدست شہ پاک                      کنم بیعت خویش در دست بر                 </p>	<p>                     سر و تازہ باغ بہت کے                      تمام بدن بطور آئینہ کے                      چمکا ہوا چو رنگست                      اور رنگ شہت پاک                      عمامہ سر پر صمدی و بین                      صاف ایک قادری پیر                      ۳۲                      او بیست او کے روئے کے تار                      کا پنا ہوا ایک عبا وین                      سبز پنبی                      پانچا مارو چکا زرد پنبی سے                      زرد رنگا چو اب لیکن آنکی                      طرف چکی کے تنگ                      او کی باورن تن دی جعفری                      عبا چو زرد سوال سیاہ                      دیکھت کہ اپنے گناہ کا تھوڑا                      سول بن چل جوت کے                      جان جان تعین شاہ کمال کے                      چون بن بطور بن شہریار                      کرونیہ بیت انجنا تعین کے                      دون میں تا خود کا فدا ناخدا                      کہ پسنے والا                 </p>
---	---	---



وقت کا زمانہ کہ ہو پھول چین میں  
 جہنم سے کہ نہ تگہ دامن کے  
 اوسکی خوشبو سے وقت کی  
 کچھ بھول ہو باغ میں  
 بہت ہو آسمان کا خوشبودار  
 جیسے ہوا کا دروازہ پر  
 بادشاہ خواب و طاق ہے  
 چمکا طوق آسمان کے  
 اوسوقت ہوتی زمین بزرگ  
 آسمان سے زیارت کی جگہ ہوتی  
 آدمی و جنات و فرشتہ کے  
 طاق زمین کی ہوتی سوزان ہے  
 سیاہ سے لہ شاہ کے کچھ بھول  
 لال رنگ بکلا اوس کے  
 دیبا ادا رنگ ہے کہ ہوا بھول

کہ خار گردید گل در چین بسے شد فلک امعطر دماغ درخشد چون طاق نیلی روتا زیارت گمہ جن انس و ملک ز عکس لب شاہ تبیع خوان کہ گردید گلر زہ خشت سنگ ستون استن کعبہ اش دظہ ز نور قدم بیت معمور شد چو تخت سلیمان شد از پابوس	ز جنید دامن پیر سن ربویش ہم غنچہ گل شد بیباغ چو شد بر درم شاہ محراب و ہمان زمین افتخار فلک گیاه زمین گشت با صد زبان لب لعل رنگش خیابان دا رنگ چو شد پر تو افکن قد پاک پیر ہمہ طلعت بیت من دور شد چو بر تخت من شاہ را شد جابوس
---	---

ذکر بہت فقیر بر دست مبارک حضور پر نور

زمین گان شد بہشتی چین	تختین در آمد نسیم دہن
-----------------------	-----------------------

ذکر بہت کز نا فقیر کا  
 او بر دست مبارک  
 حضور پر نور  
 پہلے آج ہوا خوشبودار  
 تیرے کا خوشبو میں سکان کا  
 بہشتی باغ کے مثل

کچھ ہوا انبیا و پیغمبر کا  
 جب جو اساطیر انبیا و انصاف کا  
 مکان ستون کے درمیان  
 ستون کے درمیان  
 کچھ ہوا انبیا و پیغمبر کا  
 جب جو اساطیر انبیا و انصاف کا  
 مکان ستون کے درمیان  
 ستون کے درمیان  
 کچھ ہوا انبیا و پیغمبر کا  
 جب جو اساطیر انبیا و انصاف کا  
 مکان ستون کے درمیان  
 ستون کے درمیان

نہجہ

نہجہ کو بادشاہ دین کے لئے  
دور انوشیروا اور دور  
دور انوشیروا

نہجہ کو بادشاہ دین کے لئے  
دور انوشیروا اور دور  
دور انوشیروا

نہجہ کو بادشاہ دین کے لئے  
دور انوشیروا اور دور  
دور انوشیروا

گدا را شہنشاہ دین پیش خواند  
پے دستگیری افادہ زار  
بگفت اپنے گویم نخستین  
چو دست مسکین پر شاہ  
بگم شہنشاہ خواندم نخست  
پس استغفر اللہ تا اختتام  
مرید شہ پاک غوث عظیم  
وے ہر یکے را بہندی زبان  
پس آن مہر سر خجہ شاہ دین  
بگردید مہر کعبہ ارحمید  
صف کوثر گان فرخندہ گام  
وے مژم دیدہ دور بین

دور انوشت دور انوشا  
کشید از بغل دست بر ہنگام  
بگوئی ہمان پنجہ گویم بتو  
ید بندہ تحت ید اللہ گشت  
نقو و بہ تسمیہ باری دست  
بآمنت سہ بار خواندم تمام  
شدم بر ید شاہ عبد العظیم  
بگم شہنشاہ گفتم عیان  
درخشید از مشرق آستین  
سوی گنبد طاق گردون بلند  
نمودہ سر طاق ابر و قیام  
شدہ سو محرابش برین

نہجہ کو بادشاہ دین کے لئے  
دور انوشیروا اور دور  
دور انوشیروا

۲۵

نہجہ کو بادشاہ دین کے لئے  
دور انوشیروا اور دور  
دور انوشیروا

نہجہ کو بادشاہ دین کے لئے  
دور انوشیروا اور دور  
دور انوشیروا





میں اور مان سے جو ترکیب  
اسکی چاکین، مجسم  
اوس میں۔

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

ز نفی و ثبوت تریکیان  
دران قوت قهرمان صدا  
کند کس چو کیبار تو که غظیم  
شود نفی آن دافع هر بلا  
دهد قوت دل دماغ و جگر  
شود نفی او بام نفس لیم  
شود پاک بیباک راه سلوک  
شود جلوه گر نور ذات قدیم  
بقرمود شاهنشیر باخبر  
نگهدار آن کز سن اندوختی  
که باشد همان در ره تو رفیق  
ز رخ و بلا و آزار ماند ترا

ولیکن بود اسم اعظم در آن  
ظهور تجلی شان خداست  
شود نفی هفتاد و پنج الیم  
ثبوتش بود هر مرض ادا  
نماند اگر هیچ خوف و خطر  
دگر ترس و اس دیو و جیم  
ز دزد و زهر بن و هم و شکو  
تجلی شان علی عظیم  
که باشی تواند در وطن با سفر  
دوامش کنی آنچه آمختی  
که اول رفیق است ثم الطریق  
که آخر بمنزل رساند ترا

[illegible]

دوستی شیطان در دود کی باشد  
پوئی می یک بیکار و صفتی  
چو دود که او در دم او شکست  
نهان خور و شستن که کند الانور  
ذات قدیم که در روشنی  
شان بلند او بر بزرگ کامه  
فرید شاه خواجه

[illegible]

دل پر کلام سے فخر سے اگر نہ نظر پسنے  
 پر سون سے کہ اور بیک رہو بوجہ سے کلی  
 پانی تر دوری سے روزی کا دہ  
 کہ کام بازم ہو  
 کہ ساتھ طریقت حضرت مصطفیٰ  
 و لیکن میر طریقت میر کی نصیحت  
 جس سے

لیکن سوی من این است بزم ووری خویش و زنجری بود شوق دیدار و روشن گری بجای مروت و ناگوید دولت	کہ با سنت مصطفیٰ کار بند بسکبار با بشی ز روشی و پری نظر بدل خویش دارای پسر بجو آن کسی که جوید دولت
---	---

فکر بر رخ حضور نور

چو ابدال حق سید باکال مثالی که بمثل همراه داشت پس آن بزم پرین طریق درون برون زمین فلک ہی بود با من بنات نقیس چگویم کہ آن پر تصویر بیسته اشته قوت امثال بجای خودش ہمرہ من شجاعت بیہر سفر گشت با من فہین ہی آمد و شد چو روح و ملک بجای تائیں و بخد جلالت کہ نور خدا صورت پیر بود	چو ابدال حق سید باکال مثالی که بمثل همراه داشت پس آن بزم پرین طریق درون برون زمین فلک ہی بود با من بنات نقیس چگویم کہ آن پر تصویر بیسته اشته قوت امثال بجای خودش ہمرہ من شجاعت بیہر سفر گشت با من فہین ہی آمد و شد چو روح و ملک بجای تائیں و بخد جلالت کہ نور خدا صورت پیر بود
---	---

فکر بر رخ حضور  
 پیر نور کا

چو ابدال حق کے صفت  
 سیکال واسے پہانت  
 رکھا تھا قوت سو گھنٹی پہانت  
 چو صورت مثالی کہ بمثل اپنے  
 ہمراہ رکھا تھا چو جاب  
 اپنا دوس صورت کو ہمراہ ہی  
 سفر کیا

پیر و صوفیوں کی راہ میں  
 اندر و باہر زمین اور آسمان پہانت  
 رہتی تھی خوشی و غم فرشتہ  
 باہر و درون سے غفلت بین غنی  
 کیا کہ غنیمت کہ نہ غفلت پرین تصویر  
 بلکہ نور خدا کا ایسا نہایت تھا

تاج

یگر رونق افروزی

صنوبر پر نور کا

اوپر پہاڑ جہانگیر آباد

اور وفات آنحضرت

ذکر رونق افروزی صنوبر پر نور  
 بر کوہ جہانگیر آباد حکیم غیبی وقتا  
 حضرت ایٹھان

جب ہو روشن کرنی لادہ  
 شاہ یک سال پہلے کرتے  
 ستر لون کے شہر جہانگیر آباد  
 اوس پہاڑ کے چوٹی پر  
 اوس پہاڑ کے سبب ستر کا  
 فرمایا بادشاہ خود ارسلنے  
 کہ یہاں اس جگہ وطن جہانگیر  
 سفین

۲۹

جہانگیر آباد  
 جو تھے وہ سو ایک ہزار  
 گزرا محرم سے تیرہ دن  
 کہ ہوا شاہ کو آسمان کا سفر  
 جب روئے جہانگیر آباد  
 سفر میں شہر کا  
 اوس کے بیٹے وطن ہوا

نظمے منازل شہر جہانگیر آباد  
 دران چارخت سفر و ہوا  
 کہ خواہد شد اینجا وطن سفر  
 زیارت برآمد زر و شمار  
 کہ شد شاہ را آسمانی سفر  
 تنش را وطن جہانگیر آباد

چو شد جاوہ گر آن شہر یک سال  
 وز انجا شد اندر جہانگیر آباد  
 بفرمود شاہنشہ باخبر  
 چو شہر شش و دو صد ہزار  
 گذشت از محرم ثلث عشر  
 چو جان از جهان سفر و ہوا

ذکر مقبرہ صنوبر پر نور

صنوبر پر نور کا  
 ذکر مقبرہ

ترجمہ  
 دھن بھوپال کے پتہ دار  
 بھوپال کا پتہ  
 اوسپر جہانگیر آباد  
 جہانگیر آباد سے پتہ دار  
 اوسپر پتہ دار کی پتہ دار کا پتہ  
 کوہ صفا کوہ پتہ دار کا پتہ  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار

جنوب بھوپال است کوہ دار	شد آباد برست جہانگیر آباد
جہانگیر آباد است بر کوہ سا	بر آن سید پاک اشد فرا
سنگ صفا کوہ ہم سنگ شد	زمین باطومی صا ہنر گشت
کنون است آن کوہ چون طوہ	کہ شد جلوہ گراز تجلی نور

ذکر فتانی الشیخ برد و صورت

چو شد ماہ در پیر گردون فنا	ہمان صوفی شمس اشد بقا
شد از سیر خورشید تانہ مرو	زمین آسمان جہان پر سوز
من از مجلس عام بزہا تم	ہمان خلوت خاص آرہم
دل از کار عالم فراغت نمود	تن جان من استراحت نمود
ہمان روح من کا رظا ہر گدا	بتدبیر باطن توجہ گشت
تم بود بر بستہ خواب گدا	نظر داشتہم سو عرش الہ

نوٹ  
 کوہ صفا کوہ پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار

جس پر پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار

پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار

پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار  
 پتہ دار کا پتہ دار کا پتہ دار

چشم

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

دیدم که آن بزم پیر  
رگ ریشم پر تا نیشد  
نه من بودم آنجا نه تصویر  
از آن پس در حالتی گشت پیش  
تن من برون درون پیر

چو لوح مقدس آمد به من  
سراپا تم صوت پیر شد  
همه بود جان و تنم پیر  
جو آینه دیدم تن از خویش  
تو گوی در آینه تصویر بود

بیان خلافت اویسیه و حایم

پاس خداوند فرش زمین  
بر دفره خاک ابر فلک  
مخد و اوئی امقدس  
به کعبه نماید چنان احترام  
گهی بر درخت نماید جمال

خداوند کرسی عرشین  
بشر از رگی دهد بر ملک  
بکوهی دهد جلوه خویش را  
که گرد و همان قبله گاه انام  
بسنگ نماید ظهور جمال

بیان خلافت

۳۱

اویسیه و حایم

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

چشمی که در صورت دیگر است  
چشمی که در صورت دیگر است

قریب چھوٹی  
 نور پاؤں آگ کو ایک دم میں  
 پاک فرست کر پاؤں غیور اپنا  
 کیا کہ کوئی بزرگی زمین کی  
 کیا زمین میں سردار سب  
 کہ کیا زمین میں سردار سب  
 مولوں کا  
 چاند اور سورج اور سب آسمان  
 وہیں بزرگ چکر تار ایک  
 اور سب سے طاقت بادر کا  
 دینا ہے لشکر اور ملک اور  
 خشت و تاج

بنور مقدس نمایز طہور  
 کہ شد در زمین سید اسلمیز  
 کند ہر کیے ان طواف زمین  
 و چشمت ملک و تخت کلام  
 قمر کرو بہر خلافت قیام  
 بانجم سرا بنجم جلقہ لبست  
 دل آسمان زمین تافہ  
 بیار استم خلوت خویش را  
 کہ در مسجد پاک دارم قیام  
 ہمان حضرت شاہ عبدالمعین  
 بمسجد رسید از بہشت زمین  
 و گر صوفیانہ رومال کہو

کندار راورد پاک نور  
 چہ گوید کہے افتخار زمین  
 مہر افلاک عرشین  
 گرا را کند وارث پادشاہ  
 چو شیر مہر درختان تمام  
 ہمان بر صلا گردون نشست  
 بنوریکہ از پیر خود یافتہ  
 پس از ذکر فکر و نماز عشا  
 ہی خستیم و دیدم اندر نما  
 شہ اولیا نور ذات قدیم  
 لباس خلافت بدست یمین  
 عمامہ کو صندلی رنگین

جسے سراسر آفتاب چمکے دے  
 کا  
 خلافت کے قیام  
 ہی چاند جیسے غازی آسمان  
 چٹھا  
 مجلس میں حلقہ اندھا  
 ایک نور سے جگہ آسمان  
 مثل پیر کے آیا پیر آسمان  
 زمین کا دل اور شین کیا  
 بعد ذکر اور فکر و نماز عشا  
 آراستہ کیا ختم اپنی خلوت  
 سوتا تھا زمین اور دیکھا خواب  
 میں کہ ایک مسجد پاک  
 میں رکھا ہو عین قیام  
 بادشاہ اولیا کے نور ذات قدیم

بادشاہ اولیا کے نور ذات قدیم  
 مسجد میں پہنچا اور کپڑا بہشت  
 عمامہ ایک شیلے رنگ کا تھا  
 دوست حضرت صوفی صاحب  
 کا ایجا دعا و مال سیاہ

تجربہ

علاء مبارک باخشاں پیکر  
باز جاکرم سے بہت سے  
روماں سپہ شاہ

عالمی زانک  
بہار کا دست  
پہلکار باخشاں سے رکھا

لاہور کی پٹھان باخشاں  
کے کچھ باخشاں

علاء بہت مبارک تخت  
روماں سپہ شاہ والا نژاد  
برحمت شہنشاہ فرخندہ کیش  
بفرموداں سرور اولیا  
تو از جانب من خلیفہ شدی  
پس انگہ سفر کرد پیر کریم  
چو گردید ابدال حق اسفر  
چو بیدار گشتم من از خواب پیش

بہت از کرم بر سر من دست  
بدوشم ز دست مبارک نہا  
بمالید بر پشت من دست خورشید  
کہ امروزدادوم خلافت ترا  
کنڈ خدمت من کن اکنون  
ز فرش زین سو عرش عظیم  
شب قدر را گشت بمن سحر  
نعم ہجرت شاہ گردید پیش

نوکر خلافت عظیمہ حتمیہ و طریقہ عطا خلافت

روانہ شرم از وطن در شہ  
ہمان نو چشم شہ مشرقین

سو مسکن شاہ والا جناب  
مری کامل عنایت حسین

شب قدر کا ہوا میرا دل کو فہم  
جب بیدار ہوا میں خواب سے اپنے  
شاہ کی جہانی کا رخ ہوا سامنے

نوکر خلافت عظیمہ

جسمانہ کا اور طریقہ  
دین خلافت کا

روانہ ہوا میں وطن سے جہاں  
طرف مسکن شاہ عالم کا  
نہی ہویت کچھ کے بادشاہ کی  
کافی عنایت حسین چو پاک  
کافی عنایت حسین چو پاک



پریشانی میرا کس کی دوزی  
 اوں مجلس میں یادوں کے جھکولیا  
 سامنے بہت کی بچھ  
 غنایات اپنی بہ  
 فرمایا کہ میرے واسطے کیا ہوئی  
 مگر غلام سدھاری میں ترس  
 واسطے ہون میں بہ  
 سدھاری رکت کی جگہ سے  
 اوس میں چند بار روشن کرنوالا  
 ۳۴

من از مسکنِ خود رسیدم بشام در آن دہتہ پاک رفتم زرا دل از دیدن شاہِ مشرور در آن بزم یارانِ افتخاند بفرمود از بہر تو آدم سدھاری مبارک بود چکا ز نعلین او خاک او پاک شد غبار رہ آن مبارک سرا غرض شب گذشت و در آگاہ در آن روز آن شاہِ والا مقام کہ تا شد مہیار و مال و مال بسے فرش گردید آراستہ	کنا رٹونس در سدھاری مقام چو دیدم در آن جلوہ گر بود پریشانی حس من دور شد بسے کرو بر من غنایات پیش مقیم سدھاری بر آ تو ام در آن بار با جلوہ گر بود شاہ مکانات آن سر با فلا کشد بود سرمہ دیدہ اولیا گذر کرد ہر یک سو سجدہ گاہ بفرمود از بہر من ہستم ز شیرینی و عطر مال و مال بر آن سند و تکیہ پیراستہ
--	---

گذر کیا کہینے طرے سے  
 اوں بادشاہ عالی مقام  
 بہت خوش ہوا آراستہ  
 اوں سند و تکیہ کی آراستہ

8

زین ہونی روشن شمع ہے  
یہاں عطر و خوشبو و افراغ ہے  
تعب و غریب اور غنا ہے پہلے ہے  
سچ بہت بکرت کا حدیث ہے  
کو سو فتنہ کیا کیا کہنے میں ہے  
دکھائی پڑے نسل جاہل اور کین  
آج سے کیا رہے گنگشا و غنا  
کے اوس

زمین گشت روشن بشمع چراغ  
پس از مغرب از عشا پیشتر  
در آن وقت که در یاران هم  
دگر جمله انجم مگر بود شاه  
مر شاه بر سند خود نشاند  
در آن نیم یاران شه با کمال  
نخستین شه پاک از دست  
دگر بعد از آن وقت یاران چند  
چو شیرینی و عطر و خوشبو  
شه من این فاتحه خواند پیش  
چنان که بشید از دل شیر آه  
پس انگاه فرمود شاه بمن

شد از عطر و خوشبو معطر دماغ  
بود پس مبارک ز رو و خیر  
نمودند مانند ماه و نجوم  
چو ماه منور در آن زیر نگاه  
خود انگه لب مستغوثش ماند  
عطا کرد بر من روال و شال  
مراسکه چند آورد پیش  
شرکیش ز برد او نبرد  
به مجلس نهادند پیش نظر  
بار و اح پاک چون عیش  
که جنبید ز خمیر پیران  
در عا بهر اجرا فیضان

[illegible]

فیض کے یہ  
جبار ہی ہونے میرے  
کے شاہ سنے دعا و دعا  
کے نام زبیر طریق کے  
ایک نئی پانچ والے ایک  
دو خون کے واسطے  
اپنے سر و زون کی یاد

یاد علیہ نماز کو ہوا دس مہینے  
 جو اس کے صحت کو کم کرے  
 تاثیر سے اس کے دور پر ملا  
 اندر وہ باہر پانچ گھنٹے میں چلا  
 فیضانِ ربوبیت  
 دعا جاری ہو نہیں  
 ذکر مناجات اور  
 ترجمہ

# تسکینِ رُوح ذکر مناجات و دعا آخرِ ایضات

<p>درونِ برون پائند ہر کجا          چو بہر شفا دم کند یاد دعا          چو بہت کند سلب گرد گناہ          از ان سلب گرد غذا قبیح          اگر دست گیر دشو دستگیر          نگہبان شود سید النوح          بذر تو باشد چنان مشتعل          بذر تو صندلش چون زبان          سراپا بذر تو گردند نور          مگر داعی تا نگر و دھنور</p>	<p>ز تاثیر این دور گرد دلا          بہ بیمار گرد دورانِ دُشفا          دل باز گشتہ بر آید براہ          در ان حمت حق نمای خطو          بہمراہ اور روح پیرانِ حیر          مریدش نہ ہر شو و مطہین          کہ گرد از ان نفسِ شیطانِ حیل          بچند رگ و ریشہ تن از ان          در ان رخ تابان نمای خطو          اجل از انشان ہمید از دور</p>
--	--

دل پھر ہوا آؤسے راہ پر  
 اوس سے دور ہو غذا  
 خرون کا کہ اوس قریں  
 رحمت خدا کی کہ نہ ٹھوید  
 اگر کچھ پکڑے تو ہوس  
 مانتہ پکڑو الیٰ ہوس  
 اوس کے رین حضرت پیرانِ پیکر  
 ۳۶  
 نگہبان ہو سدا انسان  
 دجالت کے بہ مرید اوسکا  
 ہر جہاں سے ہوئے اطمینان  
 کے ساتھ  
 تیرے ذکر میں ہے ایسا شوق  
 کہ ہوا اوس سے نفسِ نورو  
 دشتیجان شرمندہ  
 کہ کہین سے خبیث کے  
 دل اوسکا زبان کی انداز  
 اور خبیث اس کے شکر شکر  
 کہ کہین سے ہے  
 اوس کا ذکر میں ہونے شروع  
 تو ایسا خطو کہ  
 حضور کی تیرے جنت ہوسے  
 لوگوں سے کہ دور ہے

ترجمہ

نور اور دعا  
جاری ہو زمین  
فضیلت ہے

کرامات دنیا ہے جو کثرت  
کمال کو پر کرنا ہے مدنی ہو  
کمال کو پر کرنا ہے مدنی ہو

# ذکر و دعا اجر افیضان

کرامت ہر کو بزرگویش	کند کر کے دہا بچویش
وہ قوت جذبہ القا کثیر	کند صوت سیرت شایع
وہ آنکہ ادراک سیما بے	زگر می سردی و طوفان
وہ علم و ادراک مانند شاہ	کہ ناگفتہ داند سپید سیاہ
کند ہر کسے کو توجہ بدل	برنجیر پیران شود متصل
شود و منسلک کو بزرگویش	شود پیر و سید المسلمین
درین سلسلہ حلقہ اولین	بود حضرت حمۃ العالمین
چنان یکدگر حلقہ ہا پسین	سلسل کن از حلقہ اولین
کہ تا در کش حلقہ اولین	وگر حلقہ را بہشت برین
نخستین سد چون پیدار گاہ	رود ہر یکے در حضور آگاہ

کرامت ہر کو بزرگویش  
عادت شل ہو کر ہے  
وہ آنکہ ادراک سیما بے  
وہ علم و ادراک مانند شاہ  
کند ہر کسے کو توجہ بدل  
عبد العظیم کہ پکار ہے کعبہ  
کند کر کے دہا بچویش

پیران کے سلسلہ میں بلجام  
ہو رہا پیر حضرت مزار رزقون  
اس سلسلہ میں کشتی پہلی  
آیت آپس میں گھسی کر بون کو  
دوسری کو بون کو بون کو

دوسری کو بون کو بون کو  
بہشت میں  
پہلیا جب پہلے خدا کی دیدار  
کی جگہ جگہ ہر ایک  
کدوی خدا کے حضور میں

نہجہ

مست بلا کوئی ایک کڑی

بہی کڑی

مست کردہ کام کہ شیطان

تویش اور دوست تیرا دشمن

ہو ادوس سے

سے خدا دوست تیرا خوش

دشمن تیرا دشمن گستاخ

بیان سفر دلی کا

اور واقعات راہ

کہ جنبہ از ان حلقہ اولین  
جیب تیرنجیدہ گرد از ان  
عدو تو از رنج کا ہندہ با

مجنبان کی حلقہ و اسپین  
مکن آنکہ شیطان شو و شادمان  
خدا یا جیب تیرسندہ با



### بیان سفر دلی و واقعات راہ



نظر بر قدم داشتہم در سفر  
بخلوت شدم در بسے انجمن  
کہ تن جهان روح را شد وطن  
بخلوت شود خاص نہم گر  
بزیر زمین گشت خلوت نشین  
بروہا نیان انجمن ساخته  
بود در مقام وطن در سفر

بدم ہوش من بود شام و سحر  
ولیکن سفر بودم اندرون  
مگر این سفر بود با جان تن  
ولیکن چو گرد وطن در سفر  
کسے کو سفر کرد زیر زمین  
بزیر زمین کو وطن ساخته  
چو در زندگی مردہ گشت

بیان سفر دلی کا  
اور واقعات راہ  
دم کے ساتھ ہوش بریا  
خاشام و صبح کو پہ نظر  
پر رکھا تھا میں سفر میں

۳۸

لیکن سفر خاموشی کے میں  
خلوت میں ہوا میں مجھ میں  
مگر یہ سفر خاموشی اجان  
دن کے ساتھ کو تن دنیا  
میں ادوس کا ہوا سم میں  
لیکن جب ہو وطن سفر میں

نہجہ  
مست بلا کوئی ایک کڑی  
بہی کڑی  
مست کردہ کام کہ شیطان  
تویش اور دوست تیرا دشمن  
ہو ادوس سے  
سے خدا دوست تیرا خوش  
دشمن تیرا دشمن گستاخ  
بیان سفر دلی کا  
اور واقعات راہ  
دم کے ساتھ ہوش بریا  
خاشام و صبح کو پہ نظر  
پر رکھا تھا میں سفر میں  
لیکن سفر خاموشی کے میں  
خلوت میں ہوا میں مجھ میں  
مگر یہ سفر خاموشی اجان  
دن کے ساتھ کو تن دنیا  
میں ادوس کا ہوا سم میں  
لیکن جب ہو وطن سفر میں  
نہجہ  
مست بلا کوئی ایک کڑی  
بہی کڑی  
مست کردہ کام کہ شیطان  
تویش اور دوست تیرا دشمن  
ہو ادوس سے  
سے خدا دوست تیرا خوش  
دشمن تیرا دشمن گستاخ  
بیان سفر دلی کا  
اور واقعات راہ  
دم کے ساتھ ہوش بریا  
خاشام و صبح کو پہ نظر  
پر رکھا تھا میں سفر میں

ابن سينا سے لے کر آج تک کے سائنس دانوں کی فکر و عمل کا ایک جامع خاکہ اور اس کے ذریعہ ان کی فکر و عمل کی تاریخ کا ایک جامع خاکہ

اگر میرا ہر بال ہو فتنہ  
 کان لور زبان ہو فتنہ  
 کیا تو ہے پس کلام کا ہاتھ اور چپ  
 جگر ہاں ہی میں نہیں ہون  
 دیکھو

درون برون ہست او من ہم بود چشم و گوش و زبان کلام شنایش کند تا قیامت ہم کہ بر من بود منت بشمار شدم از پی خواب و نگر بہ بستند بر من در پنج گنج ز بہر تماشا ی روحانیان با ستاد خاموش با بین ہی کہ دسوتن من نگاہ رگ و ریشہ من پر گرفت کہ از سینہ من برون گشتہ بود از وریشہ موتن دور بود	محیط ہست ہر دم بجان و تنم ہمان دست کار ہست و پا خرم اگر ہر سر مو گر د دستم ولیکن نباشد کیے از ہزار چو در منتر رقم اندر سکا برستم ز کار سرا ہے سنج کشادند بر من در لامکان بدیدم کہ شخصے بر آذر تن ہو ی پریشان رنگ سیا زہمیت تن من طبع گرفت و گر صورت سو بالین نمود سراپا تن پاک بلور بود
--	--

کھنای  
 لیکن نہ ہو گا ہر ایک  
 کہ جگر ہے احسان و سکا  
 جب ایک مقام میں گیا اندر  
 سر اسے سے ہوا اس میں  
 سو لڑکے تنہائی پیشہ والہ  
 چھوٹا میں کام سے مکان  
 ماندھا جو در در و پاؤں خور  
 حواس کا  
 ۱۰  
 کھو لا مجید پر دوزخا سکا  
 واسطے تماشا روحوں کے  
 دیکھتے کہ ایک آدمی با ہر  
 بدن سے کھڑا ہوا چپ  
 پاؤں کی طیف ہے  
 بال جگر اسے ہو اور کال رنگ  
 کرنا جگر دین کی طرف نگاہ  
 درتے دل میں اڑنے لگا  
 رگ و ریشہ ایک صورت طوف  
 دوسری ایک صورت طوف  
 سر کے دیکھا دی  
 کہ سینہ سے میرے سار  
 ہوئی ہے  
 تمام بدن پاکیا و سکا  
 جو کا تھا دوسرے  
 بدن کے بال کا ریشہ  
 دور تھا

درتے دل میں اڑنے لگا  
 رگ و ریشہ ایک صورت طوف  
 دوسری ایک صورت طوف  
 سر کے دیکھا دی  
 کہ سینہ سے میرے سار  
 ہوئی ہے  
 تمام بدن پاکیا و سکا  
 جو کا تھا دوسرے  
 بدن کے بال کا ریشہ  
 دور تھا

ترجمہ

نہایت باہر ایک خداوند  
ماں بیواں حق روشنی جلیق  
آریا شنبہ در روشنی سے  
لا ہوا تھا کہ کہ روح شہی  
اور بی بی شہ فانیوں کے خطبہ  
کی آیت ہی ہر سطر طوط  
جہان کے

مخالفین کے  
نہایت باہر ایک خداوند  
ماں بیواں حق روشنی جلیق  
آریا شنبہ در روشنی سے  
لا ہوا تھا کہ کہ روح شہی  
اور بی بی شہ فانیوں کے خطبہ  
کی آیت ہی ہر سطر طوط  
جہان کے

۳۶

ایک مہینہ کا تو فیض جان کی کیا  
تو نے ہر وقت پرورج کیا  
کہ روح ہے صورت میں ہم  
خدا کا

تو نے ہر وقت پرورج کیا  
کہ روح ہے صورت میں ہم  
خدا کا

دران شہ زرن و نور چرخ  
کہ جان فی روتن چہ فانیوں  
و مید از سر من سے آسمان  
کہ بود یکے ناگہان شدم  
کہ گرد و یکے در گہ صبرا  
کہ ہر جا رہد بریں از فلک  
بیکدم کند فیض روح بشر  
کہ روح است شان ابر خدا  
کہ در شان او عقل ابابیت  
کہ لب گشتم پراہ سفر  
نہاد او براہ سفر چہ گم  
زار روح پاکان رہد پیر

درون پروں پائے روشن  
چنان شیشہ بانو مانوس  
پس آن صورت ساگر لعل گان  
بہین قوت صانع ذوالکرم  
عجب نیست از قدرت کردگار  
پے موت باشد یکے آن ملک  
بہر جا بہر سبب ان و گر  
فضیلت بود بر ملک روح  
عجب ابام خدا کا نصبت  
چو آن گشت و در آمد  
شدم را کب تک خوش نما  
ز دہلی رسید تیر چہ کثیر

میں سفر کے  
ماں بیواں حق روشنی جلیق  
آریا شنبہ در روشنی سے  
لا ہوا تھا کہ کہ روح شہی  
اور بی بی شہ فانیوں کے خطبہ  
کی آیت ہی ہر سطر طوط  
جہان کے



صوفی آباد  
کے اور واقعات  
اوس جگہ سے  
دیکھیں پوری دنیا  
سے سفر کے  
ایک خاصے مبارک سفر

اوس شجر کی دیکھا ہے کوئی عورت  
 آسمان درستاروں کے  
 گیارہین اوس چلینا پوریا  
 تھا بھرا کاغذی کے کام  
 اوس شجر کی دیکھا ہے کوئی عورت  
 آسمان درستاروں کے  
 گیارہین اوس چلینا پوریا  
 تھا بھرا کاغذی کے کام

چو از گردش چرخ شد لامکان  
پیشین سو انجم و آسمان  
هم از کاغذی نامش شهر بود  
چو حاجی بر اسودم از رنج  
که صحران آن روضه گوی بود  
که میدان از حوض کفتر نشان  
که هر کس کند بهر آن جستجو  
که جوش است در چاه صنوی  
فراموش گردد شراب طبع  
بود موجد صوفیانه روم  
که دلی زویرانه آباد شد  
شرآباد از مولد قادری

جب تک کہ اپنے غصے  
 خاف کا کاغذ نہ  
 کیا مجھے راہ کے کسی شخص سے  
 انفرادی مسائل میں خلل نہ  
 ہو رہا تھا کہ  
 وہ قدرتی کام تھا  
 میں اس کو ایک گھنٹہ کی جگہ پر  
 کر رہا تھا تو وہ دو گھنٹہ کا

22

بہشتی لہجہ میں پانی اور سکا  
 اگر گائین کہ ہر ایک آدمی  
 کو تپا ہے اور اس کے لئے تلاش ہے  
 کہ جو شہر کو کھڑا کرے  
 دے ہر ایک کو کہ لاؤ اور نہ  
 بھوکھا شہر اب ایک بہشتی  
 قوی صحت و صوفی پاک کی راہ  
 ہے ایسا کہ دنیا کی راہ

آبادانی قادری سکس  
 ہو گیا پیدائش سے حضرت  
 غلام سے نادر شاہ کے  
 جب وہ انہو شہر ہی  
 کیونکہ نہ ہوا  
 آبادانی اور سکس نام آبادی  
 آبادانی قادری سکس

دلی سکے  
 ملتان سے سفر کی راہ میں دور راہ  
 واسطہ فیض نوشاہ مادر زاد  
 ہی حضرت سید زکریا  
 ملتان میں رہتا تھا پر راہ دیگیا نوالا  
 غایت کیا نور امانت کا  
 شاہ ابادانی کو  
 بخشید تاج اور خلافت کا تخت  
 کہ ہوا سناؤں ملک حکم بنوں  
 کہنے والا  
 مارا سکے دل پر ہندوستان کے  
 کہندوستان ہوا جنت کا نشان  
 جتیبیدار ہو میں بھلائی کا

ہمان حضرت سید زکریا بہ تعلیم تو شاہ امتی ولی بدلی رسید وطن ساختہ عطا کرد نور امانت بشاہ کہ شد ہفت اقلیم فرمان نیر کہ ہندوستان گشت جنت نشا بسے دیدم از قدرت پاک رہ سوی آسمان شعلہ شد بلند رو دہر تو آن بسوی پہر ہی رفت ہمراہ او بر سما بہ از روز روشن شب تار شد پرسید از من نشان وطن	بلتان ہی بود پیر مدد بحکم خدا و بحکم نبی ز ملتان براہ سفر تاختہ پس از تربیت کرد تعلیم بہ بخشید تاج و خلافت پر بز سکے بر قلب ہندوستان چو بیدار گشتم پس از نیم شب ز گور ابادانی ارجمند عیا نشد کہ اندر زمین است دگر شعلہا از دگر گور ما زمین آسمان پر زانوار شد در ان شب نامہ کسی نزد من
--	---

۴۴۱

آسمان کے  
 جانے سے ساتھ اس کے  
 آسمان کے  
 روز روشن سے پہلے  
 آدھری ہوئی  
 آدھری کو نہیں آیا کوئی  
 پس میرے  
 نے مجھ سے نشان وطن کا

حج

بکرمہ شاہ شرف الدین  
دہلوی کا اور انکا  
فیض اور خدو  
ساتھ ملے ہوئے  
سینہ بسینہ

ذکر خواب حضرت شاہ شرف الدین  
دہلوی المتکفیف ایشان  
بالقصال سینہ بسینہ

جب رات کے کیا جاوے  
کے وقت یہ دوسرے آدمی  
طرف خانقاہ کے  
تکب آدمی سے طرف  
جب دریافت کیا  
بیسے سو اسے دوسرا  
مجان نہیں پایا

۴۵

تھرا یا دون لوگوں میں ہر ایک  
آگے گیسے پوچھا  
سے راہ دو وطن سے  
کہا کہ پوری فیر ہو  
پیروں کے سلسلہ میں  
داخل ہوا  
حضرت صوفی آبادانی شاہ

چو شبکہ دم از دم صبح گاہ	دویدند مردم سو خانقا
زہر کس بہر سو چو دریافتند	بجز مرغ مہان گریافتند
پس آمد از ان ہر کو پیشین	پرسید از من راہ وطن
بگفتم کہ شرقی گداگر منم	بزرنجیر پیران مسلسل شدم
ز صوفی آبادانی شاہ دین	منم در عدد حلقہ چارین
شدم حلقہ در گوش پیر کریم	ہمان سید شاہ عبد العظیم
گفتند آنان کہ شیخ بکیر	بود شرف دین شاہ صد سالہ پیر

شاہ پور کس کا پورا ناہ  
بزرگ  
کما و لوگوں سے کہ  
شاہ عبد العظیم  
بزرگ کا دہوی حضرت  
ہو امین غلام حضرت پیر  
شمار میں کر دی ہو چکی  
دین سے یہ میں ہوا

[illegible]

این کتاب در کتابخانه  
 مجلس شورای اسلامی  
 تهران ثبت شده است  
 شماره ثبت: ۱۳۵۷  
 تاریخ ثبت: ۱۳۵۷/۰۵/۰۱

چو شد آشکارا بیاض بگاه  
 گرفتند از شوق مست فیه  
 نه گشتم بکلم ادب متصل  
 مسافر بیا پیش اهل وطن  
 طفیل تو دیدند جهانیان  
 مرا از گرم پیر در بر کشید  
 ز جنبیدن پیر چنید فرش  
 چنان از نهادش آمد خروش  
 در آن جذب و جوش فرمود پیر  
 سپرم بتو مایه خویش را  
 ز بار امانت سبکدوش شد  
 مرا کرد رخصت سو خانقاه

فرستاد ما را سوی خانقاه  
 بزمند در پیش رویش هر  
 بفرمود آن پیر بیک دل  
 ز شوق جماعت گشت پیر  
 بسے رونق بزم و حایان  
 چو برق تپان از دل بجای  
 بجنبید کرسی بلزید عرش  
 که روح و ملک بکمال گشت  
 که دادم ترا من بکلاه و سر  
 که بود از ابادانی پیشوا  
 از آن جذب و جوش خاموش شد  
 برون آدم من در وقت  
 بیا

۴۷  
 این کتاب در کتابخانه  
 مجلس شورای اسلامی  
 تهران ثبت شده است  
 شماره ثبت: ۱۳۵۷  
 تاریخ ثبت: ۱۳۵۷/۰۵/۰۱  
 این کتاب در کتابخانه  
 مجلس شورای اسلامی  
 تهران ثبت شده است  
 شماره ثبت: ۱۳۵۷  
 تاریخ ثبت: ۱۳۵۷/۰۵/۰۱

این کتاب در کتابخانه  
 مجلس شورای اسلامی  
 تهران ثبت شده است  
 شماره ثبت: ۱۳۵۷  
 تاریخ ثبت: ۱۳۵۷/۰۵/۰۱

قلم

نقشبندیہ و حشیشہ

نقشبندیہ و حشیشہ

سماوات کی نسبت

کا ذکر

دہلی میں وزارت بارہ

ہو اس کے

# ذکر نسبت احضار قادریہ و نقشبندیہ

مراہر گئے بود سیر و  
 بے آب آتش در سیم  
 بہر زوم غم نا کو کو  
 بزرگان در اشک با ستم  
 کہ ترسدا ز ان آسمان زمین  
 بچھو پ بجان سپرند آن  
 بود در دل قادری شعلہ ز  
 نماید با جلوہ کوہ طور  
 کہ سوزد دل آسمان از شرق  
 کہ ان تنگ گے و دین ہن

بہل شب روزا شعی عشر  
 ز روی ہوا خاک کا جیم  
 زمانے نیا سوم از جستجو  
 گہی وضع قادری رفتے  
 بے دیرے شعلہ آتشین  
 ز روزا زل کوہ لرزانا  
 ہمان آتش عشق محبوب من  
 ہمان نور ہمراہ باشد بگور  
 نماید گئے آن تجسلی بر  
 نماید چنان تنگ محبوب من

بہت پانی آگ  
 ایک نام نہیں آرام یکہ  
 غلش کہ سنت بہر طرف  
 بارہ آواز ہر گاہ کو پوچھ  
 سبھی رو وضع قادری کا کھانا  
 میں بہر پکون سے موتی نہ  
 سا پر و تار میں بہ

۴۴

بہت دیکھا میں آگ کا  
 کہ در تاج آسمان زمین  
 دن کی بنیاد سے پہلو  
 کا پتہ چاوس سے  
 حال خضر محبوب جانی کو  
 سبکیا ہے اوسے  
 آگ عشق کی آگ کو چھوچھو  
 سہ دین قادری کے آگ  
 لگا ہوئی

بہت دیکھا میں آگ کا  
 کہ در تاج آسمان زمین  
 دن کی بنیاد سے پہلو  
 کا پتہ چاوس سے  
 حال خضر محبوب جانی کو  
 سبکیا ہے اوسے  
 آگ عشق کی آگ کو چھوچھو  
 سہ دین قادری کے آگ  
 لگا ہوئی





نمبر

اور لوٹا فقیر کا غازی پوری کا  
طرف وطن کا

ایک مریدوں میں سے تھیں  
بزرگ کے پیروی تھی

شاہ عبد العظیم کے  
دلدار علیخان تھا غازی پوری کا  
ساتھی بہادر دوستی اور دروغ  
ادھارے میں

۱۱۱

## غازی پوری رجوع فقیر طرف وطن

۱۱۱

ہمان حضرت شاہ عبد العظیم  
رفیق بدلداری و غمخوری  
شدہ سرمہ چشم دلدار خان  
کہ میدید افلاک عرش برین  
بسے ذرہ خاک شد آفتاب  
بسے ماہ گردید و انجم کثیر  
کنون بہت و شن از آسمان  
سر وزن خائے حسرت  
کہ دل آلود برین پیش دست  
برو شد عیان کار و بار جہان

یکے از مریدان سپہ کریم  
کہ دلدار خان بو دغازی پوری  
چو از خاک تعلین پیر زمان  
از ان چشم دلدار شد دوین  
ز نور دل پیر عالی جتنا  
ز اشراق آن مہر مایہ نیر  
از ان خطہ خاک ہندوستان  
غرض نیم شب خان انوشیت  
نظر بر سر شیشہ دل گشت  
از ان دید حال زمین آسمان

پیر زمانہ کے ہوتے تھے حضرت  
دلدار علیخان کی آنکھ کا یہ  
اوس سے آنکھ دلدار علیخان  
کی ہوتی دور دیکھنے والی تھی  
کہ دیکھتے تھے آسمان اور ارض  
بزرگ کو

روشنی سے ہمارے  
علی خاں کے دل کے  
بہت زرخاں تھے ہوا فضا  
چلک سے ادون روشن  
سوچوں کے بہت چاند  
بہت سے ادب بہت ستارے  
اوس کیبک گڑھ خاک ہندوستان  
اب ہر روشن زیادہ آسمان سے

غرض بہت کہ ادھی رات کو  
دلدار علیخان مراقبہ میں بیٹھا  
دروازہ حاس کے مکان  
نظر اپنی دل کے آئینہ میں  
کر دل شعلہ آلود برین کے  
آگے رکھا تھا  
اوس سے دیکھا حال زمین  
و آسمان کا ہوا سب  
ظاہر کار و بار عالم کا

تفصیل

جس کیلئے سے مکتبہ کے  
 واپس نہ آوا اور اسے  
 دیکھنے سے سب سے سادہ  
 کہ تیری عورت نے ایک جگہ پر  
 بہت کھلے مکان میں جلائی  
 دیکھی تھی کہ سب سے  
 جگہ پر داغ داغ ہو گئے  
 تیری عورت نے دیکھا کہ  
 تیرے گھر سے لڑکے

کہ اس سے رنگ  
 کی ہوئی سرخ رنگ  
 دیکھا پاک سرخ  
 جگہ زمین پر جگہ  
 پیشانی زمین پر  
 سے بھری ہو کر دیکھتے  
 دھن میں جلدی  
 جاکش سے دھن سے  
 گھون سے جانا بیا

۵۱

پہلے کے سفر سے طرف  
 یوں کے وطن میں  
 دوسرے وطن میں آدمی  
 بہت مجلس آراستہ کیا

ذکر سفر اور گھر  
 کا فقر کے شہر ہو پور  
 مین بوجہ بیماری کے

چو از دین ملک دل با گشت	از ان دید با من سخن با گشت
کہ ہجران تو آتش افروختہ	بسے خرمین اندر وطن سوختہ
بسوز دل از دو و پر شد داغ	جگر با گل لالہ سان داغ داغ
بیاد تو خون درون شد ہر دلی	کز ان چشم خال تو شد لالہ گو
سر پاک با خاک آلودہ گشت	ز سجدہ زمین و جبین سوختہ
جبین بر زمین بہت چشم آب	کہ بند ترا در وطن ازشت تار
شدا ز جذب اہل وطن سیرین	ز غریبی سفر سو شقی وطن
شدم در وطن مردمان تا خند	غریبان بسے انجمن ساند

ذکر سفر قیام فقیر شہر پور بوجہ بیماری

پاس کے رفیق سفر	کہ رنج سفر کرد گنج خضر
بردازد دل کوہ بالا بختا	کہ گرد دہمان دودا برہا

بیمار ہے دل سے بہار  
 کہ او پر بھاپ پڑا کہ ہوتا  
 دی دھواں بہار کی  
 سفر کا پکار کہ جسے سفر کا  
 سفر کا پکار کہ جسے سفر کا  
 سفر کا پکار کہ جسے سفر کا

سنت او کی ذات قیوم کی کرم اور ملک کریم کو کہینوالا  
کریم و ملک کریم کو کہینوالا زمین آسمان پر پہنسی  
کاجمن میں تیرے گونہ گونہ رنگ پھول  
پہ پانی پہ ازمنہ ہوتا ہے درخت پہ  
اور خاک دی بادی ہو حافی

ترجما

بیا لا همان ابرگر و دطر  
فروز و چنان رنگ گل چین  
بود آن خداوند فصل عظیم  
کند فصل بے علت و دعوی  
ز فرمان او بهر طفل صغیر  
دم حاجت کو دک بے سخن  
پنجدان بود بهر طفل صغیر  
که دریا بود و عطاس خدا  
کجا روح آن مهر دارد تن  
نخند سر موسراپ من  
که جنبد تن از جنبش روح  
شد اند دل من هوا سفر

یہ مضمون بہت بڑی فکر و خیال  
دوستوں کے واسطے چھوٹے  
خوبن بدکرداروں میں  
رفت رفت سے پورے کر دینا  
ہو تا جو وہ دورات کی پستان  
کچھوش کر لیا والا

2/

نہیں اور سفدر میں تو عروا اسطے  
 چھوٹے لوگوں کے چھوٹے  
 کی پستان میں جوش دودھ  
 کے دریا کا  
 جیسا کہ دریا خشکی کا کرم  
 خراب کے  
 من و دیا کے  
 کو کھنکھاتی ہو رہی ہیں

[illegible]

ایسا خوش آئینہ رنگی  
بچھو پڑا کہ اس آئینے  
شعلہ کے بجائے سرخ کی  
رنگی گویا سے مواجین  
چمکے گی چٹکے گیا رے  
فرار و سکون  
رہا وہ ویدیم ہوتا عاشق  
سفر کا کہ جو پورک  
خوشی جانا  
خوشی جانا  
خوشی جانا

چنان آن هوا آتش دل مید  
ز سوز نفس در هوا شد شرار  
قزون میدم بود شوق سفر  
بشهر چون پور گشت علیل

کزان شعلها در جگر کشید  
 برون شد ز باطن بکون قوار  
 که تادرنو چور کردم گذر  
 در انجا نهادیم زخمت حیل

ذکر مولانا سید علی شاه گیسوی و کمال در ایشا

شنیدم که درویش عالمقام  
مبارک بود نام درویش  
بجای وطن و سیاحت  
برای خدا از وطن شریف  
لب گزینی مجرب گیر  
پس آن سید شاه آل رسول

بشهر جونپور دار قیام  
امیر علی شاه روشن ضمیر  
خدا را گرفت همه اگذاشت  
جونپور را در ولایت گنبد  
بود مسجد استجاب دعا  
در آن مسجد پاک دار و نزل

وہ کہہ رہا ہے  
جائے اور کمال  
اور ہون کی

اور شہر

سنانیہ کے قریب سے دریا

میں بہتا ہے

تبارک سے نام  
 حضرت امیر علیہ  
 روشن دل  
 قصبہ جالس میں وطن  
 خدا کو یاد اور سب کو چھڑا  
 واسطے خدا کے وطن  
 سے ہوا اور جو پونہ  
 کو اپنی ولایت قبول کیا  
 کے کلمہ

کہ آن رسول ہیں ۔  
 اوس مسجد پاک ہیں  
 رکھنا ہے اور تانا  
 عظم و سید امیر عیسا  
 ہے ۔  
 ہر مسجد کو نام مستجاب اور  
 عبادت گاہ خدا کی ہے  
 دریا کے گوتی کے کنارے  
 کوچی ولایت قندھار

دست در عمل سے دین کا کام  
 ہونے پر ہر عملی اور دین پرست  
 ہونے پر ہر عملی اور دین پرست  
 ہونے پر ہر عملی اور دین پرست  
 ہونے پر ہر عملی اور دین پرست

نہ جنید کہے سوی بابا میر بنان جوین بسا حصیر علم در شریعت برافراختہ بود پیر و سنت نقشبند ندیم شہنشاہ عبدالعظیم کہ جس بصر چشم اورا کشد کند درک سیر دل مردور مگر سید پاک داند مرام کہ بود اندران شاہ عالیجناب پرسم از ان شاہ فرخندیش تم ناتوان شدلم پرستو بدانت ناگفتہ شاہ زمین	بود در مقام توکل فقیر بہ مسجد بماند قناعت پذیر بعلم و عمل کار دین مست ولی خدا عالم از حجب ولی بود او در زبان قدیم بسبب ریاضت چنان پاک نہ بند و در پنج حس بند نگر و در زبان آشنای کلام چو رستم دران مسجد مستجاب بدل بود کہ زندگانی خویش کہ باشم درین زیر تا چند روز ولیکن نشد بر زبان من
---	--

دست خدا کا عالم پر بار  
 ہے تابع طریقہ نقشبندیہ کا  
 لیکن عبادہ الگے زمانہ میں  
 ساقی حضرت شاہ عبدالعظیم  
 کلام اور محنت سے ایسا  
 ہوا کہ جو اس بدن کا  
 علم کی آنکھ ہو گیا

۵۴

تین بیگناہ جو درانہ  
 حاکم بنی کا کہ درانہ  
 دیانت ملازل مرد و جوان  
 کہ ہوتی ہو زبان کلام  
 جہاں پر حضرت سید پاک  
 جہاں پر حضرت سید پاک  
 جہاں پر حضرت سید پاک  
 جہاں پر حضرت سید پاک

ہر عملی اور دین پرست  
 ہونے پر ہر عملی اور دین پرست  
 ہونے پر ہر عملی اور دین پرست  
 ہونے پر ہر عملی اور دین پرست



۱۰۰

مجلس شورای اسلامی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

2000

سرا از زانو ی پاک بالا نگو  
مرادید و خندید و استاپد  
نشست و گفت آن شبهه کمال  
متخو ر غم ترا اگر چه پنج ولایت  
فقیر کی دارد چنین دیکر  
ز عمرم بسر شد زمان فریاد  
نیاید کس که شود یار من  
که دارم امانات پیران بخش  
کسے اچو لائق نه پنداشتم  
درین کار خاموش بودم  
که از سید پاک درویشم  
بود نام او کابل از نیکنام

بدیدار من چشمها بر کشود  
 بلطف و گرم شدم را و تنگتر  
 که موت هست صاف از او جدا  
 که بر دست تو دست شیر خدای  
 زنج و بلا آن غمیر فقیر  
 شدم پیر لیکن نکردم مرید  
 بدوش محبت کشد بار من  
 ز جود و عطا بزرگان خویش  
 سو حکمت حق نظر داشتم  
 که حکم خدا گوش کردم نه  
 پیش تو آید جو آید  
 بد نعمت خویش اورا تمام

منزلہ افوسے پاک سے ایک پیر اور ایک پیر  
 بڑی دیوار کے واسطے  
 چھکودیا کھینچنے  
 ہوا بوجھ سے مہربانی اور  
 سچا اور کیا اوس شاہد کیا  
 نے کہ موت سے پہلے  
 فقیر کو خود غلام  
 کے لئے اور غلام

بسم الله الرحمن الرحيم

پیشینہ کیا گیا ہے

کتابخانه

پروانہ کی پوزیشن

طريقه

اسی کام میں جو  
کامیابی کا

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

کے لیے سید کی پوری عمر

حاجان ابرار  
سکاکا علی

پیشانی نام :  
پیشانی نام اور  
پیشانی نام کو

10

رحلت او غمگینی  
 حکم غیبی سے اور  
 امیر علیشاہ کا فریاد  
 ذکر عطا کرنا خرقہ و مولانا  
 از سب انتظار میں گذرنا  
 میں دن و رات غم میں  
 شکستہ و غمناک  
 تہ مجھ

مر اور خیال تو سہ روز گشت  
 شب روز در انتظار گذشت

ذکر عطا مستر لانا علیشاہ  
 بفقیہ حکم غیبی رحلت ایشان

کہ نعمت کامیر بہا الفقیر ہماں خرقہ و شجرہ نقشبند کہ حکم سیوم فرض شد فقیر بمن خرقہ و شجرہ خویش داد کلاہ مدینہ کہ دارد بسر بہ بخشد مراکان بسے نادر شاب از سر خود کشید آن کلاہ	بیای امیر جوان نرزد مبارک بود افسر ارجمند بگیری جوان خرقہ گمنہ پیر بگفت بشوق تمام ایستاد بدل شد دہان شہ باخبر دگر سبچہ مکہ دارد پست چو راز دل من بدانست شاہ
---	---

آواز امیر جوان پاس  
 بوزے کے پناہ چھاو  
 امیر جو روزہ پر فقیر پناہ  
 مبارک ہو تاج پیرا پناہ  
 ہی خرقہ و شجرہ نقشبند  
 کہ اسے جوان خرقہ و شجرہ  
 بوزے کا  
 کہ حکم تیرا من ہوا فقیر پناہ

کجا اور پوسے شوق سے  
 کجا ہوا چھو چھو خستہ  
 اور شجرہ اپنا دیا  
 اور شجرہ دل میں ہو کر دے  
 میرے دل میں خوار  
 وہ شاہ خبر دار  
 تاج مدینہ کا جو کھنڈ ہے  
 اور ایک تہیج کی جو  
 کھنڈ ہے کا خد بین  
 دست چھو کوہ تہیج  
 بہت کیا ہے  
 حسب راز میرے دل کا  
 جانا بادشاہ نے  
 کینچا وہ تاج

نہ

روستایانست میری  
مستقیمت منجانب دیا  
پیر ناموس  
ترب کا کتنا فاضل  
راستہ کیلئے

روستایانست میری  
مستقیمت منجانب دیا  
پیر ناموس  
ترب کا کتنا فاضل  
راستہ کیلئے

مستقیمت منجانب دیا

پیر ناموس

ترب کا کتنا فاضل

راستہ کیلئے

مستقیمت منجانب دیا

پیر ناموس

ترب کا کتنا فاضل

راستہ کیلئے

مستقیمت منجانب دیا

پیر ناموس

ترب کا کتنا فاضل

راستہ کیلئے

مستقیمت منجانب دیا

پیر ناموس

ترب کا کتنا فاضل

ز دوست کرم پر سرمن نہا	مراسمہ ملکہ در دست داد
بداو آن کتابیکہ در فقر بود	کہ ناشن میگفت بشر الشہود
ز کار عطا چون فراغت نمود	و عابہر من کرد و در خصیت نمود
مراشد فراق شبہ با کمال	ہمان سید پاک باشدصال

و کرم مقبرہ مولانا امیر علی شاہ و  
فیض مزار ایشان و ادراکات  
تسلی و روحی و سیری

بود قریہ طیبہ پرنور	کنار چون پور بازید پور
چو شد جان پاکش ز فرشین	روان سو قندیل غرسین
وران موضع رحمت کردگا	تن سید پاک را شد فرا
تراگر بود شوق بہر کشود	از القاء الہام و کشف و شہود

بالاسک  
زادہ مقامین جوہر  
ظاہر و باطن  
پاک کہ بدن کا ہوا و فوہ  
نہ کہ کوہ و فوہ  
ظاہر و باطن  
ظہر و باطن  
ظہر و باطن  
ظہر و باطن



دست در دست طریقه فاشه کار دارد  
 طریقه کار در دست توین بار  
 شاه درون دل سیکه حضرت امیر علی  
 شاه درون دل سیکه حضرت امیر علی  
 شاه درون دل سیکه حضرت امیر علی

امیر علی شاه روشنفیه نشینی بنوعیکه گویم دست درود طریقت بخوانی سبب زبانی با هسته بار دست درود طریقت تو سبب بار خوان نشین بعد ازین از ادب با سر خرب پشت سر شری دل شاه بادل مفتاب کنی که دورتی هر روز خاطر رود که گردید آن هر روز اتصال نماید ترا زود یادیر گاه که رو یا قلبی مثالی بود	روی بر فرار شهر پاک پیر با ستاده تو فاشه خوان ز من صورت فاشه یادیر بخوان سورت فاشه رشت پس اخلاص به باخوان بعد از آن تو ایش عطا کن باطل قبول نشینی بگو شب نیک خیال دگر دور از دل کنی چنان هر دو دل اخلاصی دل بهر و باشد چنان خیال رسد بر تو آن فراداد شاه ترا علم سلبی محالی شود
---	--

چشم سوره قل یوم الله غافلین بار  
 طریقه کار در دست توین بار  
 طریقه کار در دست توین بار  
 طریقه کار در دست توین بار

۵۸

این تو باس فر شاه کتبی  
 طریقه کار در دست توین بار  
 طریقه کار در دست توین بار  
 طریقه کار در دست توین بار

شاه درون دل سیکه حضرت امیر علی  
 شاه درون دل سیکه حضرت امیر علی  
 شاه درون دل سیکه حضرت امیر علی



١٠

١٠

نہ گئے

الحمد لله  
الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا  
هدى الله لنا

دختر خوار دار اورد  
اور لب جانور

نہرواری  
کوئی اور جس کو  
شہر واسے

نایک اور پوچھو

سید جواد اور رضوی

100

شود صورت خرمیدان سبکیان  
همه جانور موزی و حیفه خوا  
همه سحر و تصویر و تخانه  
همه صورت کفر کافر شما  
چو ماهی بود عارف از بند  
بود صورت ذکر بهی عیا  
که باشد قنای دل و شن در  
همه نور ذکر است و شن را  
کند که کس مرده ای همچو پیش  
ز بیضه شود بچه آید برین  
که باشد یکشمیر و دیگر دای  
از ان قاز آید بپند و ستان

بود هر که با کودکان زنان  
شجر خاردار و غمز هزار  
نخن مسکرو چمک بد بوها  
بود آب شور آتش دودها  
ولی را بود صورت گو سپند  
کیوتر چو قمری دگر مثل  
چو از شیشه صاف بینی مگان  
بود آن مکان قالب اکران  
در آغوش آرد چو زنبور  
ز خشکی توجیه کند کشف چون  
دهد پنهان قازیر کو بهار  
در انجا بے برف بار و بار

۶۰

1

20

۱۰۰

۱۰۰

وہاں سے آکر آج کل کے

100

1

20

ان کے لئے جو خلیہ ہو چکے ہیں وہ چھوٹے  
 جاتی ہیں خازن زمانہ خندون  
 ہے وہ اٹھوے سے چھوٹے وہ ان کے  
 باوجود کہ چھوٹے ہیں وہ ان کے  
 کوٹھے اور مکان و جوار و  
 و باغ اور برتن  
 بن پانی اور شہر اور  
 اور کھانے کی چیزیں

بران بیضا قازدار و خیال  
 رود قاز آنجا ز هندوستان  
 سر ریو مکان ز حور و قصه  
 ز آب لال ز شد و ز شیر  
 ز شتر و ز اسب ز فلان با  
 کل و برگ شاخ و دخت و مثر  
 مهر و مهر و افلاک انجم کثیر  
 از اینجا بود در جهان بر زمین  
 برویای یوسف علیه السلام  
 همه صورتها انجم و ماه و مهر  
 گر از نور تسلی ترقی شود  
 بنجواب انجی بنی همان گشود

چو از برف خالی شود آن جبال  
ز برفه برون بجه بنید در آن  
ز نه هر ظرف و زیباغ و طیب  
شراب کباب غذا و کشیر  
ز اخگر چراغ و دگر شعلها  
ز مسک ز عنبر نسیم  
بود صورت ذکر و ذکر فقیر  
همه حلقه ذکر حسد برین  
پدر مادر و هم برادر تمام  
بسوزین آوند از سپهر  
ترا نوبت دید روحی رسد  
تو دانی که رویا روحی بود

وزیر بزرگ و کباب  
 از نطرا و گهوارا و غلغان  
 بهت چنگاری اورچرخ  
 و دوسری سکی ریشچی  
 و دوسری شاه و وزیر  
 و دوسری شک و چینه  
 و دوسری

41

چاند سورج و آسمان در آسمان  
 هست بدست سبب موت  
 تو کی ذکر کنی نه ایست  
 زین پرده سبب موت  
 کلبه بن حرم و غم  
 که به باب ما در آید  
 دست مار که

اگر حق تعالیٰ نودس خواب روح  
 کے لئے آسمان پر بھیجے  
 تو اب میں وہ بچے نودی اگر  
 ظاہر ہو تو مجھے کد خواب  
 روحی درجہ کلاس۔

تو توئی ملاقات شان کی روشنی  
دیکھنے کی پوچھتی ہے اوس  
پیان کے چھٹنے کی عقل  
جب پاک دیکھا سری اچھا  
شخص حضرت مونے علیہ السلام  
کے گلہ نام کا کہنے تو

تخلص  
 بیکم کا تخلصی شان  
 رشتہ کی بہت دیکھا  
 حضرت موسیٰ کلیم علیہ السلام  
 جسک حضرت گلزار  
 قیامت کی اور گری و محبت  
 اور عطا کرنا خود

بہ بنی بختی شان عظیم  
 کہ آزا ہے دید موسیٰ کلیم

ذکر خست گلزار شاہ کشمیری  
 و حرارت ہمت عطا و خرقہ  
 ایشان پتھر

اور غلو کا فقیر  
 شہر جو پور میں کیا ہے  
 توقف ایک شہر ہے  
 جسکو کہی ہوئے تمام

۶۳

بشہر جو پور کردم قیام کہ شد رنگ افزا ولی الہ گلان مسجد جامع جو پور چو رفعت دران مسجد بنی نظیر مودب شستم دران بزرگ ہی ہم از رو دید درست	بشہر مرا شہر باشد تمام بشہر جو پور گلزار شاہ شد از مقدم شاہ گلزار نو کہ بود اندران شاہ و مرم کشمیر نظر سو من کرد و فرمود شاہ کہ پیر بسیر تو ہر اہست
---	--

کہ ہمارو فن زیادہ کہ بنوالا  
 دوست خدا کا شہر جو پور  
 میں حضرت گلزار شاہ  
 جو مسجد جامع کی جو پور  
 ہوئی آئے حضرت  
 گلزار شاہ کے روشن  
 جب گیا میں اوس مسجد  
 میں میں کہ خط  
 اوسین گلزار شاہ اور آدمی

مجلس میں نظر  
 اوس سے بٹھایا  
 بہر طرف کیا اور فرمایا  
 دیکھا ہوں میں صبح  
 دیکھا ہے نہ کہ بڑا  
 بہ ان ساقہ ہے

[illegible]

اے دلکش غمخوار!   
 مٹی دیکھ کے جو شہر   
 اکیسویں صدی کے گرم دل میں   
 مین پتہ ہو گا بصورت مشعل   
 اگے دراز تیرا ہوش   
 ادا ہو گا دل کا ہر آواز

بملاک او ده نه نزد جگه لیس بود  
 بس آن قمریه پاک نامی بود  
 در آن مولد و مرقد پاک شد  
 شود در دل تو تمنای آن  
 بدرگاه والای کشنی روی  
 با ستاده تو فاتحه خوان بخت  
 رسد بر تو آن زور گرمی شاه  
 دماغ و جگر دل شود پر زار  
 شود مغز تو خشک استخوان  
 بشود در دل گرم چون دیگ جوش

بود قمریه روشن بر پیش  
 که مشهور از نام کشنی بود  
 از آن خاک آن سرافلاک شد  
 که گیری ز گرمی گلزار خان  
 بر آن وضع پاک حاضر شدی  
 نشینی بنوعیکه گفتم دست  
 نماید ترا زود یا دیر گاه  
 زگوشه ریشه تو شود نازار  
 شود صوت تملع خون روا  
 نذکانون سینه بر آید خروش



[illegible]

چو آواز باران را برسطیر  
چو بانگ جرس یا بودی تغییر  
شود جسم جان جهان پر شو  
شود جسم جان جهان در خلا  
دران قلب روح تو گرد فنا  
که این قوت نور ستری یو  
به دشمن از ذات او کی جدا  
نماید مگر پاک ذات خدا  
زبان از بیان و قلم از رسم  
ز جای که دارد نه کیست و کم  
که از لفظ و معنی کند شرح آن  
که خواند که داند چه گوید مرا

شود از سر پا صدای کثیر  
شود پس یک آواز کثیر  
شود گاه صوت بم تفتح  
شود شدت شور و شوق  
شود جیم و نفس تو گم در خلا  
مگر نور عقل تو بانی بود  
که سری بود روشن خدا  
چو آن نور عقل تو گردد فنا  
از رخ باشد از درک عاجز  
چه گوید کسی که بود در عجم  
نار و کلام و نه لفظ و نشا  
اگر کلمه چند گویم دلا

عزلی میسداں میں تیری فطانت کم  
دل و جان تیری ہوئی خواہ  
مگر تیری عقل کی روشنی بانی  
پیشی کہ ہم یہ غلط متری

۱۶  
 کہ شریک در بیخشانان \*  
 بہ خانانہ کی حالت سے  
 کسب کیا \*  
 جبکہ وطن پرستی  
 ہو چکی تھا \*  
 دولت خدائی کو  
 ہوا اور ان کے لئے

Handwritten notes in Urdu script, likely bleed-through from the reverse side of the page.

نہ ہمت

تو حضور پر نور  
سے مزار کا اور  
فیضان و سکنا  
بجایا اور ہمت کے اور  
صورت ثنائی فو

# ذکر مزار حضور پر نور و فیضان آن و ربابیت و ہمت صورت ثنائیہ امر

تھے را کہ در قلب ہمت  
زہمت بمنزل رساند ترا  
طبیعی کہ آن و شناسد مزاج  
کسے را کہ اور اک رویت بود  
چنان کہ بمنزل رساند ترا  
روی گر تعلیم او نیک راہ  
چون خواہی کہ این دو حاصل شود  
روی در سواد جہانگیر یار

ولیکن اور اک رویت بود  
ولیکن نہ اندکہ رفتی کجا  
مرض الہد کو مناسب علاج  
مگر در دل او نہ ہمت بود  
مگر راہ باطن نماید ترا  
بمنزل رسی و دیار گاہ  
ترا رویت ہمت حاصل شود  
کشاہد در دل بر آید ترا

۶۷

لیکن در وقت ہمت  
تو ہمت سے منزل پر ہوتا ہے  
لیکن نہیں ہمت سے ہوتا ہے  
مگر کیا وہ کہانت  
جسب کہ نہیں پہچانتا فو

بجاری کا کہ ایک مناسب علاج  
جسکو کہ در یافت اور رویت کجائی  
تو ہمت سے منزل پر ہوتا ہے  
ہمت نہ ہوتی  
ایسا شخص کہ ہمت نہیں ہے  
ہو گیا وہ کہانت کجائی  
کی راہ دکھائی پہچانتا فو

اصل ہمت کا وہ ہوتا ہے  
اور ہمت کا وہ ہوتا ہے  
حاصل ہمت کا وہ ہوتا ہے  
اصل ہمت کا وہ ہوتا ہے  
اصل ہمت کا وہ ہوتا ہے  
اصل ہمت کا وہ ہوتا ہے  
اصل ہمت کا وہ ہوتا ہے  
اصل ہمت کا وہ ہوتا ہے

5

چونکه بپایه است  
چونکه تو دانی که گاه  
درون پانویس با درون  
عبد العليم  
تو نازک و هر کامین یادی  
کاوشش را گوید  
طهر طاهر که تو فاخته بودی درست  
کر که به خطور است که باشد

همان سید شاه عبد العظیم  
بهر کار سوراوب هوشدار  
به نهجیکه گفتم ترا از نخست  
ز گورشه پاک نزدیک دود  
توجه کنی بر دل خویشتن  
رسد بر توفیق دل پاک شاه  
بس آتش شوق سر بر کشد  
از انجالت وجد گردد ترا  
رود هوش از تو بر آید خروش  
دگر قوت درک رویت بود  
را خفی خفی نقس چند تمام  
نخستین نماید چو نور چراغ

رسی چون بدرگاه پیر کرم  
ز پایا برون هر دو پا پوش  
با ستاده تو فاتحه خوان دست  
نشینی دران با او در حضور  
بر بندگی در پنج حس بدن  
شود از دلت تا دل شاه راه  
از ان فیض جوش محبت شود  
شود در تو فرط سرور و نشاط  
ترا جوش رقت بایز ره  
از ان در درون تو عمت بود  
ز قلبی و روحی و ستری مقاب  
ازین شش بود هر یکی را صبا

ساتھ حضورِ یمن نے قبرِ شاہ کے  
کے نزدیک ہو یا دور  
ہو یا نہ ہو  
دل پہ  
دل تک  
فیض پاک

۴۶  
اوس فیض سے محبت کا  
چشم ہو گا بہت آگ بولن  
کی لہر پہنچے گی  
ہو گی تجھ میں زار و خوار  
اوس سے حالت  
سختی کا پہنچے گا  
و جدی ہو گی  
تجھ کو پہنچے گا  
جہان کا چشم پہنچے گا  
جہان کا چشم پہنچے گا

جانتا ہوں کہ وہ میری بہن ہے  
 اور اس نے میری بہن کو چھوڑ  
 کر شہر چلا گیا ہے  
 اور وہ میری بہن کو چھوڑ  
 کر شہر چلا گیا ہے  
 اور وہ میری بہن کو چھوڑ  
 کر شہر چلا گیا ہے

ترجمه

این اگر زنی که می خاورد  
بوی که یک لحظه نشاندی  
که یک لحظه در دانه که می خاورد  
در دانه که می خاورد

بوی که یک لحظه نشاندی  
که یک لحظه در دانه که می خاورد  
در دانه که می خاورد

بوی که یک لحظه نشاندی  
که یک لحظه در دانه که می خاورد  
در دانه که می خاورد

از آن که زرقی نماید ظهور  
کشاید و سینه تو چنان  
دل و گرده و شش سپرز و جگر  
هو آتش هم دگر آب خاک  
شود دست پا و سر از تن جدا  
شود نور ذکر همه در بدن  
همه جزو اعضا و توفره و ا  
همه پیکر تو که ظاهر شود  
تن تو شود صاف چون آسمان  
در وقت شود انجم ماه و مهر  
همه آنچه گنجد درون تو آن  
پیرینی همه حال خویش و دگر

شود هر یک همچو قندیل نور  
که بینی همه عضوها را عیان  
همه معده و زهر و مغز  
همه از کورت شده ضا و پا  
بود هر یک آن بذر خدا  
چو قندیل و شعل و شعله  
شود در بدن پیکر میثما  
ز هر یک جدا گانه ذاکر نو  
شود نور ذکر تو انجم در آن  
زمان مکان جهان و شهر  
نگنجد گه در زمین آسمان  
بلا و مرض در مثالی صو

بوی که یک لحظه نشاندی  
که یک لحظه در دانه که می خاورد  
در دانه که می خاورد

بوی که یک لحظه نشاندی  
که یک لحظه در دانه که می خاورد  
در دانه که می خاورد

بوی که یک لحظه نشاندی  
که یک لحظه در دانه که می خاورد  
در دانه که می خاورد

بوی که یک لحظه نشاندی  
که یک لحظه در دانه که می خاورد  
در دانه که می خاورد

بوی که یک لحظه نشاندی  
که یک لحظه در دانه که می خاورد  
در دانه که می خاورد

درجہ

سودا بلغم و صفرا و خون است  
از ایک ان چهارون است  
پو گان داده  
دوس قسط است پو گیاری  
از بین و مثال اوس  
بیماری که پو گیاری  
نست سید اور سودا و اسهال  
نست سید اور سودا و اسهال  
نست سید اور سودا و اسهال

یکه گر ازین چار گردد و مزاج  
مثالش بود صوت جانو  
ز خون سرخ بینی ز قلبی رنگا  
همه ابله یاد دار ابله پسر  
دران ناخن و شاخ و دندان  
بآن صورت در دست بود  
که آواز چپک در آید پیش  
و بای تب لرزه را یاد گیر  
که باغوش دارد و آلت جنگ  
یا کلات جنگی و بای سپاه  
مثالش بود دزد و مال و سرک  
مرض از بدن غلط بلغم کند

ز سودا و بلغم ز صفرا و خون  
از ان خلط گردد و مرض در بشر  
ز بلغم سپید و ز سودا سپاه  
ز صفرا و زرد آن جانو  
به بیمار گردد و عارض شود  
اگر پنج باشد دران پر بود  
بدان کثرت سرخ ز نبویش  
اگر کما و جاموش باشد کثیر  
بشر هم بود صورت زرد  
بود لشکر سرخ و زرد و سپاه  
مرض خلط و قاتل و ترس  
اگر زرد و مال از مسکنه بود

در اسهال و گارده جانو  
سید که است یاد که او زرد  
بیمار که اگر درد شکم است  
اوس جانو درین ناخن  
سیلک و دانت پو گان  
اگر اوس بیماری پو گان  
پو گان و اوس جانو  
اوس صورت که ساقه  
پو گان

جانی کثرت سرخ ز نبویش  
که چپک در آید پیش  
اگر تب لرزه را یاد گیر  
اگر کما و جاموش باشد کثیر  
جانی کثرت سرخ ز نبویش  
که چپک در آید پیش  
اگر تب لرزه را یاد گیر  
اگر کما و جاموش باشد کثیر

مثال او را که در دست دارد  
از چپک و کلات جنگی  
بیماری که پو گیاری  
نست سید اور سودا و اسهال  
نست سید اور سودا و اسهال  
نست سید اور سودا و اسهال



مجلس شورای ملی

...

وہی ہے جس نے

بسم الله الرحمن الرحيم

10/10/10

50

10

شود از دمان قی و ندان بد  
اگر مرده پیش تو آید بدان  
مرض اگر بود پرنیم پاک

کس از زمرة تورود در سفر  
که آید که از سفر میمان  
مثالش بود بر خطره کثرت

ذکرِ نعمتِ پیمبری ﷺ و غیره

همی نشستم اندر مکان قدیم  
قدش در طرودون میزد  
بدل گفتم این مردم بود  
مراد او آواز گامی گنگام  
چو بیدار شستم من از بزم  
نشستم که شب را بشمار  
چنان در گردن میانه

در این دیدم استاده مردم  
 در زبانی فریاد اندام بود  
 همانند گیاه و پها میخورد  
 خودم پانزده سیر گندم  
 پس از بسیر خوش بزم  
 نعل از پرستار و نعل  
 که دشوار شد زندگان و

و کجایں کہ دور  
کرتا ہے صدیہ  
طعام سے +  
سوتا تھا و بنا اور اس کی قوت +  
و جین کجا ہے کل ابد الکریم

۷۱  
فراوان نظر من در گنج  
لبا و بهت موثرین تھا  
دیکھ کر اس نے کہہ دیا  
رہنا ہے کہ ان کو لے آؤ  
چھوڑو آؤ کہ اسے نیٹام  
کہا تو ان کو بند کر دیا

اوسکا کہ  
کونسل کی نمائندگی  
کیا رہی ہو اور دست  
فاموں میں کون قرار  
کیا جائیں گے  
مفتی صاحب کی یہ جوت  
پھر ایسے ہی سر  
باز آئے گی اور  
یہاں پہنچت اور

دگر بیماری کا دور  
 ہونا بد زریعہ قربانی کے  
 ہونے سے خوش ہوا  
 لایا وہ گھون اور صدقہ دیا  
 گھون لاؤ  
 گھاسے بیزار ہوا پندرہ  
 غصے اور سکے شوہر کا  
 شکر

من از شوہر گفتم ای بیمار  
 بیاورد آن گندم صدقہ  
 برو پانزدہ سیر گندم بیا  
 برو بلا بے دوا گشت شاد

# ذکر دفع بیماری بد زریعہ قربانی

یکے از عزیزان من بیکجنت  
 پسے مدتے شد دوا و دعا  
 پے قدریہ مردم درو مند  
 چو بردن آن گو سپند از درون  
 سگ تیر دندان بزرگ سیاہ  
 چو شد ذبح آن گو سپند بہمن  
 سگ آن تازہ خون میدیشد نرگون  
 ازان پس فریدم کجا رفت آن  
 بسے مدتے بود بیمار سخت  
 ولیکن شد سچگو نہ شفا  
 طلب کردہ شد پیش او گو سپند  
 پے فوج از خانہ من برون  
 پس گو سپند آن وان شد برا  
 از حلقش فرو رفت خون برین  
 زبان دہان کرد نزدیک خون  
 شد اندر زمین یا سو آہمان

۹۰  
 از نیک بخت بد بخت  
 بد بخت تک بیمار تھا  
 بد بخت تک بیمار تھا  
 دوا و دعا نہ گر نہیں پوی  
 کیسے طرے صحت  
 واسطے قربانی آدمی بیمار کے

۶۲

طلب کیگی گئے اوس بیمار  
 سگ بکری  
 جب گو گئے اوس کجی  
 کو اندر سے واسطے بزم  
 کر کے پیسے لگے بار  
 کھانے و رات لاسیہ و گئے  
 چھ بکر کا کھانہ دیا

راہ سے  
 خون زمین پر  
 دگر بیماری کا دور  
 ہونا بد زریعہ قربانی کے  
 ہونے سے خوش ہوا  
 لایا وہ گھون اور صدقہ دیا  
 گھون لاؤ  
 گھاسے بیزار ہوا پندرہ  
 غصے اور سکے شوہر کا  
 شکر

نصفه

استیلاست بجا بیاورد  
وقت والا چنانچه

بکرو و در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد

در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد

در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد

در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد

از آن وقت بیمار شد تندرست

صبح و قوی گشت چنانچه

### ذکر دفع بلا و بیماری بجز بکافی

کنون می نویسیم از دعا  
تن و دل کنی طاهر و بعد از آن  
بخوان سوره فاتحه هفت بار  
نشینی و مالی تو دست یمین  
ز بهمت بدانی که بر یک ششم  
رسد در بدن پر تو هر ماه  
چو باری کنی و نه بینی اثر  
سیوم بار باشی توانی ای دل  
ز درد دل و سینه و پا و سر

که باشد همه درد و بارادوا  
در و در طریقت تو سه بار خوان  
سه بار آن در و در طریقت گناه  
بخت بفرش و بلوح قدین  
ز بیمار آزار و درد و الم  
گزیرد الم همچو آب و سیاه  
کنی این عمل ادو بار و گز  
که رنجور شد باشفا همکنا  
که کرده و شش سپرز و جگر

در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد  
در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد  
در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد

معه

در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد  
در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد  
در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد

در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد  
در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد  
در روز بیاورد  
در بیماری بجا بیاورد



ترجمہ  
 گردن و کل و ننگ و واغ  
 زبان کا نڈھک  
 دہشت و بے رحمی  
 نیکاری سے مرد و خون  
 سے غارت کی  
 سب باہر اور اندر  
 جو اہل و عیال ہو  
 ہوا بہت  
 ہوا جلا ہوا ایک  
 بک ایسے بیمار و دوا  
 اس عمل کافی سے محتاج

زبان کا دم دندان شکم پشت و زور و برون و درون بدن فتادہ زودہ سوختہ ہر کسے ازین حرز کافی شفا یافتند	گلو کلمہ و بنی چشم و گوش ز آزار مرد و ز آلام زن دریدہ بریدہ گنبدہ بے ہمہ انجین بے عد و دیند
--	--

ذکر دفع زہر مار گزیدہ بذریعہ حرز کافی

دران بود مار بدستش گزید بخاطر پریشان یاس و ہراس بدانم کہ باشد بمیلے بعید بمن گفت آن برب خشک آہ اثر کرد زہر و شد آن بتقیر حوالی آن مردمان درخروش	مرید بکار سے بیاور سید عزیز دوان آمد و جو اس بجائیکہ بودم ز جای مرید ہی آمدم لیک بودم براہ کہ مرد جوان اگر زیدست ما شود گاہ یہوش و گاہی ہوش
--	--

ذکر دور ہونا زہر سپاہ  
 کے کاٹے ہوئے کا  
 بذریعہ حرز کافی

ایک بیک کلام کے طبعیت  
 پر ہونا اس جنت میں

سہ  
 آٹھ ایک سانس اور  
 کاٹھ میں کاٹا آٹھ  
 ایک عزیز دوز آٹھ  
 دسے پریشان نا امید  
 دسے ساتھ  
 جس جگہ کہ تھامین جگہ  
 لڑکے کاٹا ہون میں  
 کہ ہوگی ایک میل دور  
 آٹھ میں کین تھامین  
 آٹھ میں کین تھامین  
 آٹھ میں کین تھامین

آٹھ میں کین تھامین  
 آٹھ میں کین تھامین  
 آٹھ میں کین تھامین

عمل سے جو کچھ نقصان  
دیکھیں غمناک ہو کر اس سے  
اوپر لیا اور اس سے

اویغنی ہوئی غیر و شاہ کی مسجد  
 شہر جو بزمین مشہور است  
 کوز کانی سے اٹالہ کے ایک  
 ادہ کا بد زور  
 ذکر زندہ ہونا  
 نمبر

# ذکر زندہ شہر بد زور کانی

ز نام اٹالہ بود مسجد  
 برافراختہ تاختہ سنہ  
 زبالا آن بزمین افشا  
 بیفتاد ناگہ زبالا بران  
 زبیرن گردہ نامہ درون  
 بزد و سر پا بدن گشت سر  
 دویدند گریان پریشان حال  
 باہ و فغان زار گریستند  
 بگفت این حکایت آہ و فغان  
 زبالا کسی بیفتاد و زور

بشہر جون پور ناجی سے  
 ز تعمیر شامان فیروز  
 یکے بود مرد و رہند و نژاد  
 اگر انبار شہتیر چونی کلان  
 دے کان بیفتاد و شہر  
 ز تن طائر روح پرواز کرد  
 پدر مادرش بگراہل و عیال  
 سو لاشہ با حیف نگرستند  
 سر سیمہ ہمارا آردوان  
 کہ و حوتال جانرا بمسجد سپرد

ایک مقام دور پیدا ہوا  
 اویغنی ہوئی غیر و شاہ کی مسجد  
 شہر جو بزمین مشہور است  
 کوز کانی سے اٹالہ کے ایک  
 ادہ کا بد زور  
 ذکر زندہ ہونا  
 نمبر

اویغنی ہوئی غیر و شاہ کی مسجد  
 شہر جو بزمین مشہور است  
 کوز کانی سے اٹالہ کے ایک  
 ادہ کا بد زور  
 ذکر زندہ ہونا  
 نمبر



اس کتاب میں از روئے حق و بلاغین  
نہایت میں ملای ہو کر ایک  
صدور کے اندر رکھا فیضیائی  
اگر طالبِ نبوت لائق ہے  
اس عجیبی کتاب میں جگہ  
جائے پڑے  
کہ تو یہ دنیا را وار دیکھا ہو چکا

منه

جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے  
میرا دوسرا ہے  
تو میرا بنائے کہ تصویر بنا کر  
دکھانا ہے مجھ کو  
جب دیکھے خوب سمجھتے  
مثالی دوسرے کی نہ جانتے

بداند کہ این صحت خاصیت  
بداند کہ تصویر ساز چرا  
چو بیند برو یا مثال دیگر  
پس از حال غیبی شود راز  
اگر نیک بیند قدر دان شود  
بہ بیند ہم صورت حال خویش  
بہ بیند اگر صورت خویش بد  
کند توبہ و باز آید براہ  
مبدل شود صورتش مثل  
مبادا کہ کو بمیرد بران  
پیش خدا و حبیب خدا  
چنان از پے توبہ عادت کند

مرا دصور تصور چیست  
برو یا چرا می نماید مرا  
بداند بد و نیک حال دیگر  
نگوید یک پس از راز نہا  
اگر بد بود پس خد زان کند  
شنا ساز از انجملہ اعمال خویش  
ز کردار بد زود توبہ کند  
کہ تائب شد پاک چون بگنیا  
شود نیک صورت بخواب خیال  
بروز قیامت بخیزد بران  
چہ رو بر نماید روز جزا  
کہ توبہ کند پس عبادت کند

تو میرا بنائے کہ تصویر بنا کر  
دکھانا ہے مجھ کو  
جب دیکھے خوب سمجھتے  
مثالی دوسرے کی نہ جانتے  
میرا دوسرا ہے  
تو میرا بنائے کہ تصویر بنا کر  
دکھانا ہے مجھ کو  
جب دیکھے خوب سمجھتے  
مثالی دوسرے کی نہ جانتے

۶۹

دیکھ کر صورت تپائی بد  
عمل بدست جلدی تو بد کرد  
کہ توبہ اور پھر آوے راہ پر  
مثل بے گناہ کہ  
ہمراہی جانی ہم صورت توئی عالم  
مثالی من بدی توئی و خیال من بد  
اوسا خواب و خیال من بد  
ہمراہی کوئی مرگ قیامت

میرا دصور تصور چیست  
برو یا چرا می نماید مرا  
بداند بد و نیک حال دیگر  
نگوید یک پس از راز نہا  
اگر بد بود پس خد زان کند  
شنا ساز از انجملہ اعمال خویش  
ز کردار بد زود توبہ کند  
کہ تائب شد پاک چون بگنیا  
شود نیک صورت بخواب خیال  
بروز قیامت بخیزد بران  
چہ رو بر نماید روز جزا  
کہ توبہ کند پس عبادت کند



五

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

کتابت حکم حکیم کی جانب  
کتابت از ابو یوسف محمد بن زبانی  
سید فضول شاہ اہل حق  
مکتبہ مولانا محمد علی

مجلس عالی تعلیم و تربیت  
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه  
تاریخ ۱۳۰۲/۱۰/۲۵

چو بنی گلوله رسد بیدرنگ  
بود صورت حکم حاکم بدان  
ز سنگ و کلوخ و ز شمشیر  
اگر بر سرش تاج زرینند  
همه نیوی جاه رازن بدان  
شود زن چنان لب و لبت جمال  
تراگر کسی برگ تنبول داد  
گراید سوار از هوا زرد رنگ  
بود خانه خویش و ما عظیم  
شوا ز شهوت نفس پرستگار

که باشند تو پی نباشند  
نوشته بود یا بود و نبود  
همه صورت اعتراض  
ز جاه و امارت شود و نشود  
از آن صورت جاه که دید  
بود جاه را حسن و غر و جلال  
شوی سرخورد در حصول  
بیارد هوا بر و باران و  
بدن خانه و مار نفس نسیم  
که در گوش خانه تست مار

ذکر صوت مثالی آدمی از روروی تیلی

من مراد سے  
بہتر و خیر و حاصل ہونے  
تجھ کو اگر کسی نے بیان کیا تو  
عہدہ کی خوبیاں و عزت و فزیرگی  
و خوبصورتی بین و دیکھی ہو  
چو عزت و بطور کہ پوشاک  
میں سے حال عہدہ کا ہر چیز  
کی صورت جان پڑاویں

اگر آؤسا کوئی سوار ہو جاتا  
 نرزد رنگ کا پتلا دوست  
 ہو ابدی و پائی دین پھر  
 ہو سکر اپنا اور سائپ  
 بدن گھر پنا ہے اور سائپ  
 طبیعت بڑی اپنی ہے  
 ہو خواہش سے نفس  
 سکنا رہ کرے و الا  
 کہ ترے مکان سے گزرتا  
 سائپ

وہ کھانے کے  
صوت کا از رو  
دکڑائی کی مشابہت





五

[illegible]

برو احب چنانکه گوید اجیر  
 بود آن امیر که باشد بشیر  
 چنان روح بر دل بود در بدن  
 که دارد وطن فوق عرش عظیم  
 بگرید یاد وطن زار زار  
 کند یاد نور حسن و جمال  
 در آید بچویش بر آید ز پیش  
 بنالد چو طبل ز سوز جگر  
 بجمیدن پاک عرش برین  
 مگر آن امیر کی باشد در آن  
 چو باشد بشوق وطن بچو آن  
 و گرافسر گو بود اندران

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

کہ جس کی دولت و عیش و عشرت  
 غنم کے چر رہے ہیں غلام  
 عین غلامی و خال کو خیال نہ  
 رہتی وہ اپنے دل والا ہو جا تا  
 کہ آسمان گھومنے والا ہو جا تا  
 کہ جس کی ہاضمہ کی کڑواہٹ  
 سستی اور خوشی ملنے کی سبب

NP

انی ہو جو میں اور ہمارے انی ہو  
سے ہو کہ اس سے پیدا ہوتی  
ہے جو کہ وہ کہتے ہیں کہ  
گرمی سے یہ کہتا ہے کہ  
پتہ نہ دے کہ وہ کہتا ہے کہ

لا يجرى

فانما هو

از کتابخانه

کتابخانه

31

میں نے اس کو دیکھا ہے

سید ابوبکر بن علی

2.55

مجلس شورای اسلامی

1/16

1978. 11

۱۹۷۷

100

1916

10/10/19

٢٢


کتابوں کے نام

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی

ان کے ہاں ہے جو کہ روک روک ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

کے سامان کوئی ہے



کند جمله آسان به تدبیر خویش  
که جهان عاشق و عقل عالم بود  
آسانی راه سامان کند

کہ ہر مشکل کے کو در آید یہ پیش  
خانِ عقل بر روحِ حاکم ہو  
بتدبیر خود راہ آسان کند

فکر دوسری مثال  
آدمی کی بویز عقیقہ  
اور لام کرنا نفس کا  
بندیدہ ذر کے اور  
طریقہ ذکر کا اور لفظ



اور مقامات طریقت

نفس و عقل و روح و بدن  
دل اور نفس جو امور اور بدن  
نفس و عقل و روح و بدن  
چند چیز اور بدن

مجلس شورای اسلامی  
کتابخانه

ذکر دیگر مثال آدمی پیجویر عقلی  
و تسخیر نفس بذریعہ ذکر و طریقہ  
ذکر و لطائف مقامات طریقہ علیمیہ

دل و نفس باشد امیر و پیر  
بود زیر فرمان او قبح تن  
همه لشکر شاه عاصی شود  
گر نیند شاه و وزیر و امیر  
که گردد از آن نفس فرمان نیر

بود عقل یاروح شاه وزیر  
همان نفس باشد بدیرین  
دیر عساکر چو باغی شود  
چو باغی شود یاگزید دیر  
کنون آنچه گویم تر یا دیگر

[illegible]

~~مجلس~~



حاجب اکبرم اندر سجده  
 اوس دم که بولفظ  
 اوس دم که بولفظ  
 اوس دم که بولفظ  
 اوس دم که بولفظ

از ان دم که بولفظ الله را از ان دم که بولفظ هو اکون رسد زان اثر در دل و در بدن که مرشد مراد ادا ینجا نشانی از ان دل تو شود حسرت شود جنبش آن چو ذکر زبان بود زیر پستان امین بین به بین جان نفسی کنی کارزا بود جا بتری عیان همچو بد در انجا مقام خفی کن نگار بود جا اخفی ز دل کن نظر بود آن تمامی بدن اسیر	رو و چون دازد رون بر ملا زیر رون و چون در آید درون در رون در دل دم هون تو دل زیر پستان لیر بدن چو این ذکر نفسی کنی شسته بجند دلت دم بجند چنان پس انگه کنی جا روحی چنین از ان پس بر ناف و جنبه به بین وسط سینه به بحر اصد از ان بعد در ناصیه سجد گاه از ان بعد آئی تو در وسط بین گماری بقالب نظر
---	--

جان که مرشد مراد ادا ینجا نشانی  
 اسما صمد دل کاشان  
 جنبه بزرگم کلکست و کلبین  
 دست و اوس در کسرت  
 جنبه بزرگم کلکست و کلبین  
 جنبه بزرگم کلکست و کلبین  
 جنبه بزرگم کلکست و کلبین

۸۵

بحر انوار تو مقام روحی بین  
 سببه ده مجلسه که در حق  
 پستان که پنجه یک کله  
 اسکه بعد ناف که در قیاس  
 پهلوی بین که در قیاس  
 نفسی که در قیاس  
 دیکه که در قیاس  
 به نفاذ لایق که در قیاس

تمام بدن اسیر از ان  
 نظر سببه ده مجلسه که در حق  
 بعد اسکه بعد ناف که در قیاس  
 اسکه بعد ناف که در قیاس  
 اسکه بعد ناف که در قیاس  
 اسکه بعد ناف که در قیاس

جسد  
 رگ و ریش بدن کا ہوس  
 مثل زبان سے ادا سے  
 جوش فزا کر کی ہوگی عظام  
 ہاکی سب جنبش آوازین ہست  
 بعد اسکے ہوگی وہ بسا آواز  
 ایک آواز ہوگی  
 اوستے بعد خیال پر ناکا ہوگا  
 نظر بدن سے ادا شدت کی  
 دیکھ تو مقام نگاہ خالی  
 خیال کو تو بجائے عالم کے خالی  
 میدان

از ان گشت و گریز گرد و عیان شود آن ہمہ یک صد گیس نظر سو بالا سے تن بر گما تصور کنی جب کا عالم خلا سوی چپ بینی شوی سر کو رسائی سو فوق بے انتہا در نیاز دل گوی لفظ الہ جہان در عدم بین ملا در خلا در ان بر سر دل سر خویش دار کنی سر بہ بالا بگوئل ز دل نماز سو خلا در نگاہ کہ شد در خلا جملہ عالم تمام	رگ و ریش تن شود چون زبان شود جملہ حرکت صد گیس از ان پس خیال بدن گما بینی مقام نگاہ داشت ترا ذکر تو حید گویم کنون کشتی از سو صرہ خویش کا از انجا بیار بینی کن نگاہ ہمہ آلہ رکنی تحت کا از انجا بیار سوی جنبہ سیا در انجا بزنی از سر خویش ال ز سر بزنی بر دل خویش کا چو دیدنی بیداری در نما
---	--

میں اب یہ باریک نظر سے  
 اندر دیکھ تو سر ہلکا کر کے  
 کچھ تو اپنے ناکہ کی طرف سے  
 ملاحظہ فرمائیے  
 کی طرف سے  
 اوس جگہ سے  
 نگاہ سے  
 ۶۶  
 یہ سب کو کہ تو نہ دیکھتے ہیں  
 چنانچہ خیال میں  
 عالم کو تو نہ دیکھتے ہیں  
 اس جگہ سے  
 اس جگہ سے  
 اس جگہ سے

کہ تو سو کو اور یاد کر کے  
 کہ تو سو کو اور یاد کر کے  
 کہ تو سو کو اور یاد کر کے  
 کہ تو سو کو اور یاد کر کے

ترجمہ

ایک جگہ دین مقام شریف  
مقرر کرنا چاہئے کہ ہر ایک کو اس کے  
جگہ پر لے جائیں اور اس کے  
مقرر کرنا چاہئے کہ ہر ایک کو اس کے  
جگہ پر لے جائیں اور اس کے

کنوت شب روز پر یاد آ	نگاہ دل خویش باید گشت
بینی کہ شد جملہ عالم از جلیج	بہر جزو آنست نور سراج
چو شیشہ جهان جملہ از من سما	درون پر و نست نور خدا
کہ نور خدا نیست نور بسیط	بہر ذرہ خلق باشد محیط
بذات تو آید صفات ملک	بہ بینی بہ سیر قدم نہ فلک
بہ بینی دران بیت محو رسم	درون پر و نش بہ سیر رسم
از انجاری در مقام حضور	کہ آن از خلا و ملاہست دو

### ذکر نقصانی ریائی پیر یافتہ خلافت

منہ پا تو بے عارف اہر	کہ باشد درین اہ خوف و خطر
کے کوز بیت مسلسل بود	بتاج خلافت مکمل بود
بظاہر بود از شریعت بکار	بباطن دل خویش دار و دیار

کہ وہ خلا و ملا سے ہے دور  
ذکر نقصانی ریافت  
کی بفرمایا کہ  
پاس ہوا خلافت  
نہ کہ ہوا تو بے پیر  
راہ پر لیا اس اہ میں  
کہ ہوا ہے اس اہ میں  
وہ فخریت سے  
خلافت کے تاج سے  
ظاہر میں ہو شریعت سے کام  
میں اندر دل اپنا کو  
پہلے بار کے ساتھ



مجلس

در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد ماه  
عمر که شصت و دو ساله بود

در سال که صد و سی و پنج  
در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد ماه

در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد ماه  
عمر که شصت و دو ساله بود

که او هست مفتاح گنج عظیم  
سلاسل یاوینته می شود  
بامت خبر گیر با شبنی  
مرا بود چون غنغوان شباب  
نه در دل مرا آرزوی فقیر  
همه راز دل نیک پنداشتم  
بزرگ مرا بود پس که من  
بوقته شبانگاه در خواب دید  
مراجعت بسیار شد بقرار  
که شد جلوه گر شاه دلدل  
بفرمود که مردم و لغکار  
که در دفتر خاص من شتر

در شهر علم رسول کریم  
بهریک از آن فیض اومی  
بود دستگیر سلاسل علی  
دللم بود پس قدر دان کتاب  
نه کردم که جستجو هر پیر  
مگر حبت ات علی دشم  
ز طعنی نگهبان بی من  
که گردید شور قیامت پد  
بس کرد از بهر من اضطرار  
امیر عسکری صاحب الفقار  
تو از بهر او غم مخور زینهار  
نوشتند نامش بحکم قدر

بجمله خواجیه شریع جلی  
در این اتفاق در آن کتاب  
نویسند به کتب و کتب  
در این شهر بیست و نه خرداد ماه  
در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد ماه  
عمر که شصت و دو ساله بود

۸۹

بیک بزرگوار استخوان  
بیک بزرگوار استخوان  
بیک بزرگوار استخوان  
بیک بزرگوار استخوان  
بیک بزرگوار استخوان  
بیک بزرگوار استخوان  
بیک بزرگوار استخوان  
بیک بزرگوار استخوان

در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد ماه  
عمر که شصت و دو ساله بود  
در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد ماه  
عمر که شصت و دو ساله بود  
در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد ماه  
عمر که شصت و دو ساله بود  
در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد ماه  
عمر که شصت و دو ساله بود



۱۰۰ سالہ کی عمر میں  
 جب ہوتی تو زہر کی دوا نہ ہو  
 ہر سالہ کی عمر میں  
 جب ہوتی تو زہر کی دوا نہ ہو  
 ۱۰۰ سالہ کی عمر میں  
 جب ہوتی تو زہر کی دوا نہ ہو

نشانے ز قوج هجوم و با  
چو گردید سخی هوا از هر باد  
چو خفتم شبانگاه دیدم بجو  
تن پاک با خاک آلوده بود  
امیر عرب چون علم در نشاء  
مقام ظهور تجانب علی  
بهر کار بباد آمد و کار من  
علی امام و امیر انام

ذکر زیارت حضرت ابراهیم خلیل الله علیه السلام  
 والسلام در خواب و در بیداری گرفتن حضرت ایشان  
 بود روح نور مجسّم گردد  
 بسم نباشد مثالی صمد

۹۰

ہر کام میں ہم مددگار بن جائیں  
شیر خدا کا قلعہ سیکھا تو شوالا کی  
حضرت علیؑ بیٹا اور ابن خلیفہ  
کا ہے اور اس کا نام  
خدا کی اور سلام  
دکڑ زیارت حضرت ابوبکر  
طہیل اللہ کی اوپر اچھے  
خدا کی رحمت اور  
سلام

۱۰ عجب بین اور  
کود بین دنیا و  
تہ روح نور خالص مکیہ  
و جسم ہا اور جسم  
کی شالی صورت ہے ۱۱

اس سب سے کہنا روح عینی تباری و حکم غیبی ہوتا ہے  
 کہ پھر محبت سے خصلے برآں کا حضرت خلیل اللہ تعالیٰ کے خواب کا حضرت  
 جبکہ از تنہا کہ ہے مسجد میں ایک بڑی اون سب مسجدوں میں ایک بڑی مسجد امام علیؑ  
 ایک رات کو سوا اور صاف کیجا کھینچا خواب میں کہ ہون میں اور صاف کیجا کھینچا  
 آپ نے رشتہ کنوئیل اور صاف کیجا کھینچا نبی اور رسول اور خلیل خدا کے

از ان فیت روح عینی بود	چو بنید ہمان حکم غیبی بود
پس از خلّت کردگار جلیل	بود و الی ملک و جی خلیل
بتصدیق رویا خلیل کریم	ز بہر خدا کرد فوج عظیم
چو تعمیر کردم مساجد بسے	از انہا اٹا کہ کلان مسجد
شبے خفتم و صاف یدم بخواب	کہ ہستم دران مسجد مستطاب
ز خود جلوہ گر شد دران جایگا	نبی و رسول و خلیل الہ
گرفت از کرم در بر خود مرا	گز ان از سر فخر نازم بسا
شدم در دل خویش امیدار	کہ گرد گل از خار گلزار نا
پس از حاضر و غائب و جہم روح	برویا روحی مرا شد فتوح
چہ گویم بتو رویت روح را	کہ دانی بود روح امر خدا
بہ بیداری و خواب در دو	ز فعل و عمل از دوا و غذا
نمایم مرا انچہ آن میکشم	بخوردن دہد ہر چہ آن منجوم

یہ کہم سب سے کہ دین میں ٹھکے  
 کہ اس سے فخر کرنا ہمارا تو نہیں  
 میں بہت  
 ہوا میں اپنے دل میں ایسا  
 کہ ہر پھل کا ٹھکانہ ہوگا  
 جو غائب حاضر و جہم روح و  
 خواب میں روح کی شکل ہوگا  
 کی کہ ہون میں تھکے ہوگا  
 کیونکہ جانتے ہیں بیداری و وحشت میں  
 بلکہ سوسے میں دوا سے  
 کام میں عمل کرنے میں دوا سے  
 و غذا سے  
 دیکھائی ہے ٹھکانہ جو کہہ کرنا نہیں  
 کھانے کو جو کہہ دینی ہے وہ  
 کھانا ہون میں

ترجمہ

ذکر زیارت حضرت

عیسیٰ روح القدس

و علیہ الصلوٰۃ

والسلام

دوسرے خواب میں بھی ہوا اظہار ہے

# ذکر زیارت حضرت عیسیٰ روح القدس علی نبینا و و علیہ الصلوٰۃ والسلام

کہ شد جلوہ گر روح پروردگار  
مجسم بر روح منور صبح  
تن پاک او بچو جرم تہم  
درخشد بر من چو روح و ملک  
مرا کرد تعلیم تسبیح پاک  
ہما نابود اسم اعظم ترا  
بخوانی تو آزاد و صلیب با  
تو این اسم را یافتی از کجا  
رسید این ز پیغمبر تو مرا  
شد اندر دل من سرور عظیم

بجواب گر شد مرا آشکار  
ہمان حضرت پاک عیسیٰ صبح  
بسیرت فرشتہ بصورت  
چو مہر منیر از چہارم فلک  
چو آمد از افلاک بر رو خاک  
بفرمود اسمی کہ داد مرا  
چو گردد بیاض صبح آشکار  
بگفتم کہ اے پاک روح خدا  
بفرمود کای امت مصطفیٰ  
شنیدم چو نام تو سول کریم

کہ ہوا روشن کر نیوالا روح القدس  
مجسم جسم بنا ہوا روح روشن  
باطن میں فرشتہ اور ظاہر میں  
بدن پاک او نکاحانہ کہ مجسم  
مثل سورج روشن کرنے والا ایک  
چشمے آسمان سے  
چلکا مٹا کر او پر مثل روح اور روشنی  
جیسا کہ آراہ حضرت آسمان زمین پر

الحق ۹۱

مجھ کو کیا تعلیم کر سکا کہ  
فرمایا کہ جو اسم کہ دیا مجھے  
وہی ہے اسم اعظم ترا  
جسکے پیسید ہی صبح کی ظاہر  
تو پھر خدا کو دوستی کی بار  
کہا مجھے کہ اے روح خدا  
آپ نے پایا اس اسم کو کہاں سے  
فرمایا کہ میں اس اسم کو پہلے  
پہنچا پہ اسم تر ہے پیغمبر  
میں نے پہلے اس اسم کو سنا  
پہنچا پہ اسم تر ہے پیغمبر

پہنچا پہ اسم تر ہے پیغمبر



نہجہ

کے ہر ایک کلمہ پر غور فرمائیے  
کہ اس میں کتنا بڑا کلمہ ہے  
کہ اس میں کتنا بڑا کلمہ ہے  
کہ اس میں کتنا بڑا کلمہ ہے

ذکر زیارت اعلیٰ حضرت

رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک واقعہ میں حالت بیدار میں

کند اجتناب از غذا کشف	کہ باشد دم ذکر پاک و لطیف
زیدو کند اجتناب شد	کند بہر خوشبوی جہد فرید

ذکر زیارت اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم در واقعہ سجالت بیداری

سراہ میلاد شاہ شفیع	بتاریخ یکم نخستین ربیع
لباس بود شب نیل فام	کشیدند از جسم عالم تمام
شدار صبح پر نور فرشین	درخشید چون بام عرش برین
جہان سمیتن ماہر شد بشر	ز فرحت ہمہ یکدگر جلوہ گر
نسیم صباداد خوشبو باغ	کہ گردید عالم معطرہ باغ
جہان گشت روشن گم شاد	کہ رضوان در جنت برکشاد
دران صبح دم من آفتابم	فرود رفت جس برون در عمام
ہمہ لشکر پنج حس درون	شدار خیمہ باطن سبر و نون

شروع بیداری حضرت شفاعت کے واسطے کی تیار ہوئی ربیع الاول کی لباس سیاہ بنٹ سیاہ رنگ کا کھینچا عالم کے جسم سے تمام ہوا صبح سے بھر نور کا زین اڑا

الحاق ۹۲

چنگا شل جفت عرش برین کسے جہان ہوا چاندی کا بدن و جان کی صورت ہوا آدمی خوشی کو کیا آپس میں ہوتے روشتی کنیواں کہ ہوا عالم کا خوشبودار و داغ عالم جو روشن دل ہوا میرا خوش

کہا کہ رضوان نے دروازہ بہشت کھولا  
آؤ وقت صبح کو میں اتارے  
کہنے والا ہوا گیا خواں  
تنبہ لکرا پانچواں  
پہلے کے باطنی خیمہ سے باہر

100

سینا پور

بین الملل

...

پیشانی

۱۰۰

که شد جلوه گریزین فلک  
چو نور خدا جلوه گریزین  
فراز مقدم به الماسین  
چو دیک پلاو فر عفرما  
گرفت از اناج ز قلیل  
پلاو فر عفر یک سکان  
بران فائده خاص خواندم  
صلوة و کعبه یک عدد

شهنشاه انسان جن ملک  
زین آسمان فرشت گردید  
زین مقام بهشت برین  
که شد نذر در پیش خیر الانام  
روان شد سو خوش حلیل  
همان روز تخم که دیدم چنان  
بنام محمد علیه السلام  
پروا باد و بر آں اوقات

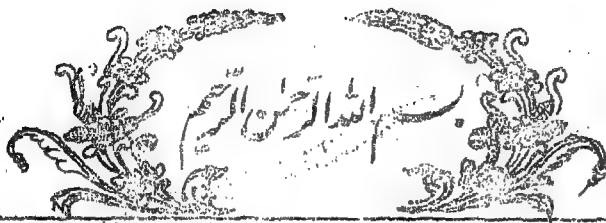
جیب ایک ایک پلاؤ عزرائی  
 کی تمام کے حضرت  
 کہ پوری نذر آئے حضرت  
 خیر الانام کے پ  
 لیا اور اس کے کھایا حضرت  
 رفیع ہوا طرف عرش خدا  
 بزرگ سے

۹۳

97

اور اس کے آل  
اور اولاد کے  
درود و نیجات شمار کی حد تک  
نام پر حضرت محمد مصطفیٰ علیہ  
السلام کے  
ادب و خاص فائز پر دعا فرما  
وہی دن پر کیا ہے جبکہ وہ کھانے  
کا دُعا فرمائی ہو گی

九



اس مثنوی شریف کے شروع میں جو اول مناجات ہے جس میں  
 ننانوے نام اللہ تعالیٰ کو ہیں جو کوئی اس مناجات کو یاد  
 کر لے گا قطعی جنتی ہو گا۔ اور اس مناجات میں اسمِ عظم  
 بھی ہے جسکے ذریعے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اور اس  
 مثنوی شریف کی مناجات دوم جس میں ننانوے نام  
 اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں  
 اس مناجات کو جو کوئی یاد کر لے گا اور پڑھے گا تو وہ آتش  
 دوزخ اور ہر قسم خوف اور غائب محفوظ رہے گا۔ اور  
 جس مکان میں یہ مناجات رہی ہر قسم کی برکت نازل ہو گی

اور بلقیات سے وہ ساکن محفوظ رہیگا۔ چنانچہ تفسیر مجتہدی  
 میں لکھا ہے کہ عرش میں تیس لاکھ پائے ہیں اور ایک  
 پایہ سے دوسرے تک تیس لاکھ برس کی راہ ہے۔ باوجود  
 اسکے عرش عظیم جب طیار ہوا تو ہیبت و جلال خدا سے کانپنا  
 تھا تب لکھا گیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو زیادہ ہوا لرزہ اوسکا  
 تب لکھا گیا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صلعم اس نام کی برکت سے  
 عرش عظیم کو تسکین ہوئی اور ساکن ہو گیا۔ اور جب دوزخ  
 طیار ہوئی تو اونیس فرشتے دوزخ کے دربان مقرر ہوئے  
 ہر ایک فرشتہ کی پٹانی پر آپ کا نام مبارک لکھا گیا۔ اوس نام  
 کی برکت سے وہ فرشتے دوزخ میں آتے جاتے ہیں انپر  
 کچھ اثر آگ کا نہیں ہوتا۔ اور تسیری مناجات بواسطہ انما  
 انبیا علیہم السلام جنکے اسماء مبارک قرآن مجید میں مذکور ہیں اس  
 تسیری مناجات میں ہر نبی کے نام سے جس قسم کے عذاب اور  
 بلا سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ امید ہے کہ جب جسکا موقع آوے



اس شعر کو اسی کے حرفوں کی شمار سے پڑھے تو اس  
 بلا سے نجات پاویگا۔ چنانچہ اول شعر واسطے عفو گناہ اور  
 صفائی کے لئے ہے۔ اور دوسرا شعر واسطے بلندی مرتبہ اور  
 جنت کے لئے ہے۔ اور تیسرا شعر کشتی سے صحیح و سلامت  
 پاراوترنے کے لئے ہے۔ اور چوتھا شعر ہوا کے طوفان سے  
 بچنے کے واسطے اور پانچواں شعر گرج اور ٹپا اور فرشتہ  
 کی آواز سخت سے پناہ کے لئے۔ اور چھٹا شعر آتش اور  
 ہر قسم کے عذاب سے پناہ کیلئے۔ اور ساتواں شعر ہر قسم کے رنج  
 اور بلا سے نجات کی واسطے ہے۔ اور آٹھواں شعر انقلاب  
 زمین کے عذاب سے پناہ کیلئے ہے۔ اور نوواں شعر واسطے  
 کثرت اولاد اور دوام اجر اسے سلسلہ طریقت کے۔ اور  
 دسواں شعر واسطے حصول دیدار محبوب کے ہے۔ اور گیارہواں  
 شعر واسطے خلاصی غم اور حصول غرت و حکومت کے ہے۔ اور  
 بارہواں شعر واسطے حصول فصاحت اور خوش بیانی اور خوش آواری

کے ہے۔ اور تیسرا ہوان شعر واسطے نجات سخت رنج و غم  
 کے ہے اور چوتھا ہوان شعر واسطے حاصل ہونے قوت صبر  
 کے رنج اور بلا کی حالت میں اور پندرہواں شعر واسطے حاصل  
 ہونے روشنی قلبی کے ہے۔ اور سولہواں شعر واسطے حاصل  
 ہونے قوت بازو کے ہے دشمن کے مقابلہ میں۔ اور  
 سترہواں شعر واسطے باطل ہونے سحر اور قوت سحر اور خرابی  
 جادو گر کے ہے اور اٹھارہواں شعر واسطے حاصل ہونے  
 خوش آوازی اور الحان پسندیدہ کے ہے۔ اور انیسواں  
 شعر واسطے دور کرنے ہر قسم کے آسیب شیطانی بن اور  
 پری اور جملہ ہلیات کیلئے ہے۔ اور بیسواں شعر واسطے  
 آبادی وطن کے ہے۔ اور تیسواں شعر واسطے آبادی مسجد  
 کے ہے۔ اور چوبیسواں شعر واسطے آبادی مکان کے ہے  
 جماعت محفل میلاد شریف سے۔ اور پچیسواں شعر  
 واسطے حاصل ہونے فرزند نیک اور لائق کے ہے۔ اور

چھبیسواں شعر واسطے بیقراری کے ہوا اللہ کے شوق اور  
 محبت میں۔ اور اٹھائیسواں شعر واسطے حصول لطافت  
 بدنی کے ہر جسکے ذریعہ سے مثل روح کے ہر جگہ آسمان اور  
 زمین پر آدمی جاسکتا ہے۔ اور اٹھائیسواں شعر اس واسطے ہے  
 کہ جسم اور روح دونوں نورانی ہو کہ ہر جگہ نورانیوں کے  
 ساتھ سیر آسانی کرے۔ اور ہر ایک نبی علیہ السلام کے حالات  
 مختصر انکے نام کے ساتھ لکھ دے گئے تاکہ لوگ اس سے  
 واقف ہو کر انکے نام کے ذریعہ سے اون بلا اور عذاب سے  
 محفوظ رہیں جو انکے وقت میں آیا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ جل شانہ نے پیدا کیا اور  
 اپنے صفات جلالی اور جمالی عطا فرمایا اور اپنا خلیفہ بنایا۔  
 اور حکم ہوا تھا کہ اس درخت کے نزدیک نہ جایو۔ گو کہ کہتے  
 ہیں کہ تنہا وہ درخت گہ ہون کا مگر شیطان کے بہکانے سے  
 کھا لیا تب جہنم سے نیچے زمین پر اوتارے گئے۔ مدت تک

روتے رہے آخر کو اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام  
کے ذریعہ سے گناہ اون کے معاف ہوئے اور وہ  
صافی ہوئے۔

پھر حضرت اور پس علیہ السلام کو اللہ نے چوتھے آسمان  
پر بلایا اور اسی آسمان پر روح او کی قبض ہوئی بعد ازاں  
ایک فرشتہ کی دعا سے پھر زندہ ہوئے اور کہا کہ خدا نے  
وعدہ کیا تھا کہ ہم پیدا کریں گے پھر ماریں گے پھر علا و سنگے پھر  
یہشت میں لیجاویں گے سو یہ سب باتیں ہم پر گزر چکیں  
اب ہم کو جنت میں جانا چاہئے۔ آپ کا کہنا خدا کی دیکھا  
میں قبول ہوا آپ جنت میں چلے گئے۔

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو خدا کی طرف بلاتے  
تھے اور وہ قوم حضرت نوح علیہ السلام کی طرح طرح کی ایجاد تھی  
تھیں ایک دن اس قدر مارا کہ بیہوش ہو گئے جب  
ہوش میں آئے تو یہ دعا کی کہ اے خدا کافرون کو زمین

پر آباد مت چھوڑ تب حکم ہوا حضرت نوح علیہ السلام کو کہ تم کشتی  
 بناؤ حضرت جب بنیل کی تعلیم سے چنانچہ کشتی طیار ہوئی  
 جسکا طول ہزار گز اور عرض اسکا چار سو اٹھ گز تھا اب  
 آپ کی قوم مسلمان اور اکثر چپ زین آپ نے کشتی میں رکھ لیا  
 اور آ یا طوفان اور تمام دنیا میں پانی اسقدر بڑھا کہ پہاڑ  
 کی چوٹی تک پہنچ گیا۔ سب کافر غرق ہو گئے اور کشتی  
 آپ کی مع سواروں کے صحیح و سالم جہی پہاڑ پر اتری۔  
 سب لوگ پہاڑ پر اتر آئے پھر دنیا اونھیں سے آباد ہوئی  
 حضرت ہود علیہ السلام کی قوم میں بڑے بڑے  
 زور والے تھے کہ جسکا قد چار سو گز لیا اور جو بے کمر تھے اُوکا  
 مذست گز لیا تھا۔ اپنے زور کے غور سے حضرت ہود علیہ السلام  
 کہنا نہ مانتے حضرت ہود علیہ السلام کی دعا سے ایک آندھی  
 ایسی آئی کہ جس سے اُنکے مکانات نگی پھٹ پھٹ گئے اور وہ  
 سب کافر پہاڑ سے اوندھے ہو کر گرے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مر گئے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا کی طرف  
بلا یا تو ان کی قوم نے یہہ معجزہ طلب کیا کہ اونٹنی اس  
پتھر سے پیدا ہو اور اوس وقت بڑی ہو جائے اور بچہ چنے

اور دودھ بہت دے چنانچہ ویسا ہی ہوا حضرت صالح  
علیہ السلام فرمایا اپنی قوم سے کہ تم لوگ اوسکو قلیف نہ بنا  
مگر قوم نے نہین مانا اوسکو شہید کیا اور بچہ اوسکا بھاگ گئے  
پہاڑ کے اندر گھس گیا تب حضرت صالح علیہ السلام کی دعا

سے پہلے دن کافروں کے منہ سرخ ہوئے دوسرے دن  
ہوئے اور تیسرے دن سیاہ ہوئے تب حضرت جبریل  
نے ایک چنگھاڑ ماری کہ تمام مکانات اور پتھر اور پہاڑ اور  
کافروں کی ہڈیاں تک ریزہ ریزہ ہو گئیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عداوت سے کافروں نے  
بارہ کوس کے میدان میں ایک احاطہ خشتی طیار کیا جسکی  
دیوار تنگ گز اوچی تھی اوس احاطہ میں تمام سے لکڑی منگوا کے

جمع کرایا اور اوس میں آگ لگا دیا جب تمام میدان لکڑی سے  
 جلنے لگا تو ایک منجنیق جسکو ڈھیکل کہتے ہیں اوسکی  
 رسی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باندھ کر آگ  
 میں لٹکا دیا تو خدا نے ایک تخت بہشت سے بھیجا کہ اوپر  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹھے اور حلقہ بہشتی آیا  
 اوسکو آپ نے پہنا اور آسمانوں کے دروازے  
 کھول دے گئے کہ دیکھو میرے خلیل کا حال پھر حضرت  
 جبریل آئے اور انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ  
 السلام سے کہا کہ اسوقت تمکو کچھ حاجت ہے حضرت نے فرمایا  
 کہ تم سے میری کچھ حاجت نہیں ہے جس سے میری  
 حاجت ہو وہ دیکھتا ہے پھر وہ تمام آگ پھلواری ہو گئی  
 اور ہوائے سرد چلنے لگی آپ آرام تمام اوس میں سے  
 باہر نکلے اور منہ و کی لڑکی مسلمان ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ  
 السلام جو خواب دیکھتے تھے حکم خدا سمجھ کر یہاں ہی کرتے تھے۔

چنانچہ دیکھا اونھون نے اپنے بیٹے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو  
 ذبح کرتے ہوئے پھر حضرت اسمعیل علیہ السلام سے اس خواب  
 کو ذکر کیا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اسکو قبول کیا جب  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری حضرت اسمعیل علیہ السلام کے گلے  
 پر چلایا تو خدا کی قدرت سے بجائے اسمعیل علیہ السلام کے ذنب  
 بہشتی ذبح ہو گیا اور حضرت اسمعیل علیہ السلام اس قربانی  
 کے ذریعہ سے بلائے عظیم سے بچ گئے اور اسی زمانہ سے  
 رسم قربانی اور مسلمانوں کی جاری ہے۔

۱۰۴

اور حضرت لوط علیہ السلام کی امت کے کافروں نے سخت گناہ  
 اختیار کیا کہ جو کام عورتوں سے لیا جاتا ہے وہ بجائے  
 عورت کے مردوں سے لینے لگی تب حضرت لوط علیہ السلام  
 دعا کیا تو عذاب بھی ویسا ہی آیا کہ زمین بھی اولٹ گئی تب  
 کافروں کے گھر بار اور سب مولیٰ اور کافر و بکر مر گئے۔  
 اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو بیٹے ایک حضرت



یعقوبؑ دوسرے حضرت عیضؑ۔ حضرت یعقوبؑ کو  
 حضرت اسحاق علیہ السلام نے دعا دیا کہ تمہاری نسل  
 میں کثرت سے پیغمبر پیدا ہوں گے۔ حضرت یعقوبؑ کا  
 نام اسرائیل بھی تھا۔ اسرائیل کے معنی عبد کے ہیں اور  
 نیل کے معنی اللہ کے ہیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل وہ لوگ  
 ہیں جو حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں ہیں۔ اوس میں  
 بہت کثرت سے پیغمبر ہوئے ہیں اور حضرت عیضؑ  
 کو دعا دیا تھا کہ تمہاری اولاد میں کثرت سے بادشاہ  
 ہوں گے چنانچہ ان کی اولاد میں کثرت سے بادشاہ ہوتے  
 آئے منجملہ ان کے ایک بیٹے کا نام روم تھا اور شہر  
 روم کا اونچین کے نام سے آباد ہوا۔

حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے اون میں ایک  
 حضرت یوسفؑ بہت خوبصورت تھے جنکو حضرت  
 یعقوبؑ بہت چاہتے تھے اسوجہ سے ان کے اور

بھائی سب حضرت یوسف علیہ السلام سے عداوت رکھتے  
 تھے چنانچہ جھیلہ شکار دوسرے بھائیوں نے حضرت  
 یوسف ؑ کو جنگل میں لیا کر کوئین میں گرا دیا ایک سٹوگر  
 اوس کوئین پر پانی بھرتے کو گیا اوس نے دیکھا آپ کو کوئین کے  
 نکال کر مصر میں بیچا زلیخا عزیز مصر کی بی بی نے خرید کر لیا عزیز  
 مصر جب مر گیا تو بجائے اوس کے حضرت یوسف ؑ کو بادشاہ ہو  
 ادمصر حضرت یعقوب ؑ حضرت یوسف ؑ کے فراق میں استقامت  
 روتے رہے کہ آنکھوں سے معذور ہو گئے آخر کو حضرت یوسف ؑ  
 نے اپنا پیراہن حضرت یعقوب ؑ کے پاس بھیج دیا اور اپنے  
 پاس اپنی ماں باپ اور سب عزیزوں کو بلا لیا چنانچہ  
 حضرت یعقوب ؑ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا پیرہن  
 اپنی آنکھوں سے لگایا اور کئی آنکھوں میں بدستور نور آگیا  
 پھر حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے جملہ زن و فرزند لیکر مصر  
 میں حضرت یوسف ؑ کے پاس گئے اور ملاقات کیا اور خوش

ہوئے اور وہیں رہ گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام جب کوئین مین گرے  
تو اونپر کوئی صدمہ نہیں ہوا اسوجہ سے کہ حضرت جبریل علیہ  
حضرت یعقوب علیہ کی صورت بس کر کوئین مین گرنے نہیں  
پانی کے اوپر ہی سے اپنی گودی مین لے لیا پھر جب کوئین سے  
نکلے تو مصر مین پہونچے اور وہاں کے بادشاہ ہو گئے۔  
حضرت شعیب علیہ السلام پیغمبر خوش بیان اور فصیح اللسان  
تھے اسوجہ سے اعلیٰ حضرت پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ  
والسلام اونکو پیغمبروں کا خطیب فرماتے تھے۔

حضرت یونس پیغمبر اپنی قوم کو خدا کی طرف بلا تے  
تھے جب وہ نہ آئی تو اون کے واسطے بد دعا کیا اور کہا کہ  
تین دن مین تملوگون پر عذاب آویگا۔ پھر کافروں نے جب  
یہ سنا تو شہر کے باہر ب نکل گئے اور توبہ کیا اور بتوں کو  
توڑ ڈالا تب خدا نے اونپر رحم کیا عذاب ٹل گیا تب کفار

سب ہنسنے لگے اور حضرت یونسؑ نے اپنے جی میں کہا کہ  
 ہم جھوٹے ہوئے شرم سے اپنی قوم کے بلا اجازت خداوندی  
 شہر چھوڑ کر سیطرف چل نکلے اور دریا میں کشتی پر سوار ہو  
 اور کشتی موج میں ڈر گئی تب خدا اور سب لوگوں نے کہا کہ کوئی  
 غلام اپنے آقا کی نافرمانی کر کے آیا ہے اوسیکے سبب کشتی  
 نہیں چلتی چنانچہ سب لوگوں کا اتفاق ہوا کہ وہ غلام یہی ہیں  
 لہذا اؤ نکو دریا میں ڈال دیا مچھلی نے اؤ کو نگل لیا تب یہہ دعا  
 پڑھنے لگے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ  
 الظَّالِمِينَ خدا نے اس دعا کو قبول کیا چالیس دن کے بعد خدا  
 حکم سے مچھلی نے حضرت یونسؑ کو دریا کے باہر رکھ دیا اور  
 اللہ کے حکم سے کدو کا درخت اؤ کے پاس پھیلا اور اوسیکے  
 سایہ میں اؤ کے پتے اور پھل کھایا اور ہر نی نے آکے دو دو  
 پلایا پھر برستور صحیح و توانا ہو گئے اور اپنی قوم کی ہدایت  
 کے واسطے اپنے شہر میں گئے۔

حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کے پاس مال اور اسباب  
 اور مویشی اور اولاد کثرت سے تھی اور حضرت بڑے عابد  
 و زاہد و صابر تھے ملائکہ اور شیاطین میں فرما کر ہوا کہ مال و  
 اسباب اور تندرستی کے سبب سے آپ کی عبادت اور صبر ہے  
 جو یہ نہ ہو گا تو یہ حالت انکی عبادت اور صبر کی قائم  
 نہ رہیگی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے امتحان کے لئے  
 بلا نازل ہوئی پہلے شتر اور گھوڑے اور بھیڑ بکریاں  
 اور دنبے مرنے لگے جب جب اسکی اطلاع ہوئی آپ کا  
 صبر و یاس ہی مابعد اسکے اولاد اور آل او انکی وہ بھی مری تب  
 بھی اونکا صبر و یاس ہی مابعد اسکے بدن میں اون کے  
 آبلے پڑ گئے اور وہ آبلے سب پک گئے اور اوس میں کیڑے  
 پڑے ایک آبلے سے دو کیڑے گر گئے تب آپ نے اون  
 دونوں کیڑوں کو اٹھا کر اوسی زخم میں رکھ دیا اور وہ سہجہ  
 کاٹے تھے کہ آپ بیتاب ہو جاتے تھے مگر صبر کی حالت

وہی تھی۔ یہاں تک کہ عزیز واقربا سب چھوڑ کر کنارہ ہو گئے  
 اور کوئی آپ کے پاس نہ رہا صرف ایک بی بی جن کا نام رحیمہ  
 وہ خدمت میں رہ گئیں وہ مزدوری کر کے کچھ لاتی تھیں  
 تب آپ کو کھلاتی تھیں اسی تکلیف کے ساتھ اٹھارہ برس  
 گزر گئے مگر صبر آپ کا ویسا ہی رہا ایک دن آپ نے دعا کیا  
 کہ خداوند ا یوب کو اس بلا سے نجات دے تو حضرت جبریلؑ  
 آئے اور کہا کہ اپنی ایڑی زمین پر رگڑو جو چشمہ جاری ہوا  
 پانی سے نہالو۔ چنانچہ حضرت ایوبؑ نے ایڑی رگڑی  
 چشمہ جاری ہوا اس میں نہایا تندرست اور توانا ہو گئے اور  
 دوسری جگہ جا بیٹھے تھے اونکی بی بی جب آئیں تو اونھوں  
 نے اون کو اس جگہ نہ پایا بیابان ہو کر روتی اور پکارتی  
 ہوئی وہاں تک پہنچیں جہاں حضرت ایوبؑ بیٹھے  
 تھے حضرت ایوبؑ کو پہچانا نہیں مگر حضرت ایوبؑ نے اپنے  
 پاس بلا کے بتایا تب بی بی صاحب بہت خوش ہوئیں اور

دونوں میان بی بی خوشی کے ساتھ اپنے گھر چلے گئے اور  
 جو مال و اسباب اور مویشی و اولاد ضائع ہو گئیں تھیں  
 سب بدستور سابق بلکہ اوس سے زائد ہو گئیں اور ملا کہ  
 اور شیاطین میں صبر ایوب کا ہر حالت میں ثابت رہا۔  
 حضرت موسیٰ پیغمبرؑ نے ایک قبیلے جو قوم سے فرعون  
 کے تھا اور ظالم تھا اسکو ایک گھوسا مارا کہ وہ مر گیا تب  
 ایک شخص نے حضرت موسیٰؑ کو خبر دیا کہ فرعون تمکو مار ڈالے گا  
 تم یہاں سے چلے جاؤ تو وہاں سے آپ شہر مدین میں تشریف  
 لے گئے اور جا کر حضرت شعیبؑ کی لڑکی سے شادی کیا۔  
 اور بی بی کو حمل رہا اور وہاں سے معہ بی بی اور لونڈی باندی  
 کے حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کو چلے رہے تھے ایک میدان  
 میں پہونچے وہاں رات ہو گئی وہیں ٹھہر گئے اور بی بی کو لڑکا  
 ہو نیکادو شروع ہوا اور وقت آندھی پانی اور سردی سخت ہوئی  
 سب لوگ گھبرائے تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حقائق سے

سے آگ نکالنا چاہا تو وہ چقماق بولا کہ ہم کو خدا کا حکم نہیں  
 کہ تم کو آگ دین تب حضرت نے چقماق کو پھینک دیا اور آگ  
 کی تلاش میں چاروں طرف دیکھنے لگے تو طور کی جانب  
 ایک روشنی کی طرف گئے جب وہاں پہنچے تو وہ روشنی  
 آگ نہ تھی خدا کا نور تھا جو تمام میدان طوے میں پھیل گیا  
 تو اس روشنی میں سے آواز آئی کہ اے موسے میں خدا ہوں  
 یہ میدان مقدس طوے کا ہے جلدی جوتی اپنی اوتار تب  
 حضرت نے جوتی اپنی اوتاری تب پھر آواز آئی کہ اے موسے  
 تمہارے ہاتھ میں کیا ہے تب حضرت موسے علیہ السلام  
 کہا کہ عصا ہے اسے ٹیک کر کھڑا ہوتا ہوں اور اس سے بکری  
 ہانکتا ہوں اور کام بھی اس سے کرتا ہوں تب خدا نے فرمایا  
 کہ چھوڑ دو اپنے ہاتھ سے عصا کو پس چھوڑ دیا حضرت موسیٰ  
 نے عصا کو وہ عصا سانپ ہو کر دوڑنے لگا پھر حکم ہوا  
 کہ نہ ڈرو پھر اپنے ہاتھ میں لے لو پھر وہ بدستور عصا ہو جائیگا



چنانچہ عصا کو ہاتھ میں لے لیا تو عصا ہو گیا بعد اوسکے پھر  
 حکم ہوا کہ ہاتھ اپنا بغل میں لیجا کر نکال لو چنانچہ حضرت موسیٰ  
 ہاتھ اپنا بغل میں لے گئے اور نکالا تو وہ ہاتھ روشن ہو گیا  
 مثل آفتاب کے کہ جسکو یہ بیضا کہتے ہیں اور حکم ہوا کہ یہ دو  
 معجزے ہنسنے لگو دیا ہے جاؤ فرعون نے بڑی طغیانی  
 کر رکھی ہے اوسکو ورت کر و جب اللہ نے حضرت موسیٰ کو  
 دو معجزے عطا فرمایا ایک عصا دوسرا یہ بیضا تو حکم دیا کہ جاؤ  
 فرعون نے بڑی سرکشی کیا ہے تم غالب رہو گے تب حضرت  
 موسیٰ نے عرض کیا کہ میں اکیلا ہوں میرے بھائی  
 ہارون کو بھی نبوت عطا کر کے میرے ساتھ کر دے چنانچہ  
 اللہ نے حضرت ہارون کو نبی کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کی تقویت کے واسطے اونکے ساتھ کر دیا۔

۱۱۲

حضرت یٰسٰیؑ جب نبی ہوئے اور اپنی قوم کو خدا کی طرف  
 بلایا مگر کافروں نے کچھ خیال نہ کیا تب حضرت یوشعؑ نے

اوپر جہاد کر کے کئی شہر داخل کیا اور بہت کافروں کو مسلمان  
 کیا تب قوم کفار نے جا کر بلعم باعور سے کہا کہ تم دعا کرو  
 کہ حضرت یوشع کی شکست ہو اور ہماری فتح ہو چنانچہ  
 اوسنے دعا کیا اور دن حضرت یوشع علی کی لشکر نے  
 شکست پائی تب حضرت یوشع علی نے سجدہ میں ہو کر دعا  
 کیا اور وہ قبول ہوئی اور بلعم باعور سے وہ قوت سحر  
 کی خدا نے چھین لیا پھر حضرت یوشع علی کی فتح ہوئی  
 اور کافروں کی شکست ہوئی

۱۱۳

اور حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ اور پیغمبر ہوئے  
 اور اللہ تعالیٰ نے الحان کا معجزہ عطا فرمایا تھا اور  
 زبور کتاب آسمانی اوپر بھیجی پھر جب وہ زبور پڑھتے  
 تھے تو نہر جاری ٹھہر جاتی تھی اور پرند و جانور وحشی  
 سب اس کی آواز سن کر کھڑے ہو جاتے اور درخت  
 کے پتے زرد ہو جاتے اور پتھر موم ہو جاتا اور پہاڑ

جل ج ۲

حضرت سلیمان پیغمبر کی نبوت اور سلطنت بہت  
اقیم پڑھتی اور تمام ملک زیر فرمان حضرت سلیمان کے  
تھے اور آپ کا تخت محلہ شکر ہوا پر چلتا تھا ایک ہمینہ  
کی راہ دو پہر میں طے کرتے اور اس کے اوپر پرند جانور  
سایہ کئے رہتے تھے اور حضرت کا مکان طول و عرض میں  
چھبیس کوس کا تھا جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے  
بناتا تھا اور جواہرات ہر قسم کے اوس میں جڑے تھے اور  
یہ سونا چاندی اور جواہرات جنات تمام دنیا سے لائے  
تھے اور دیو و پری سب چیز آپ کے تابع تھیں اور تخت آپ کا  
ساتھی دانت کا طول عرض میں تین کوس کا تھا اور  
اوس میں جواہرات جڑے تھے اور اوس درخت کے  
چارون کونے پر چار درخت چاندی کے تھے جسکی  
ڈالیاں سونے کی اور پتے اس کے زمرہ کے اور ہر

ڈالیوں پر طوطے و طاؤس بنا کے رکھے ہوئے تھے جس کے  
 پیٹ میں مشک و عنبر بھرا تھا اور خوشے انگور کے یا قوت  
 کے لگے تھے اور تخت کے نیچے ہزار کرسی چاندنی سونے  
 کی رکھی تھی اور ادھر ہر قسم کے عمدہ لوگ انسان اور  
 جنات بیٹھتے تھے اور تخت کے داہنے بائیں دو شیر  
 زمرہ کے بنے رکھے تھے اور دو ستون یا قوت کے  
 تھے جس پر دو کبوتر سونے کے رکھے تھے۔

۱۱۵

حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ نے نبوت عطا فرمایا  
 وہ جب پیغمبر ہوئے تو دیکھا کہ بیت المقدس خراب ہو گیا  
 ہے اور بنی اسرائیل سب ہلاک ہوئے ہیں اور شہر برباد  
 ہو گیا ہے۔ تب آپ نے بہت افسوس کیا اور جی میں  
 اس بات کی فکر کیا کہ یہ شہر بیت المقدس کیونکر آباد  
 ہوگا اور اس کی آبادی کے لئے دعا کرنے لگے اوس وقت  
 روح او کی قبض ہوئی اور وفات پایا سو برس کے بعد

پھر خدا نے اونکو زندہ کیا اونھوں نے اوس شہر کو آیا و  
 دیکھا اور خوش ہوئے اور سجدہ شکر کا ادا کیا اوس سو برس  
 کے زمانہ میں جو کھانا پانی اونکا ظرف میں رکھا تھا ویسا ہی  
 تروتازہ رہا اور جوانکی سواری کا گدہا مر گیا تھا اور اوسکی  
 ہڈیاں گل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پڑی تھیں اللہ تعالیٰ  
 نے اونھیں ہڈیوں کو درست کر کے گوشت پوست لگا کے  
 زندہ طیار کر دیا تب حضرت عزیر علیہ السلام نے یہ قدرت خدا کی  
 دیکھ کر کہا کہ یا اللہ تو سب بات پر قادر ہے۔

۱۱۶

حضرت زکریا علیہ السلام پیغمبر ہوئے تو اونکی کوئی  
 اولاد نہ تھی اور وہ بوڑھے اور بی بی اونکی بانجھ تھیں تب  
 اونھوں نے دعا کیا خدا کے حضور میں کہ ہمکو کوئی وارث  
 اچھا عطا کر دعا حضرت کی قبول ہوئی پروردگار کا حکم ہوا  
 کہ ہم تمکو خوشخبری دیتے ہیں ایک فرزند کی کہ جسکا نام جیسے  
 ہو گا تب حضرت زکریا علیہ السلام عرض کیا خداوند امین بوڑھا ہوا

اور بی بی میری بانجھ ہے کیونکہ فرزند ہو گا تب حکم ہوا کہ ہماری  
 قدرت سے یہ آسان ہے چنانچہ حضرت یحییٰ ع پیدا  
 ہوئے اور جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے چاہا  
 تھا ویسا ہی ہوئے اور اللہ نے ان کو پیغمبری بھی عطا فرمائی  
 حضرت یحییٰ علیہ السلام پیغمبر ہوئے اور خدا کے شوق  
 اور محبت میں اور عذاب کے خوف سے بہت روتے تھے ایک  
 بیتاب ہو کر پہاڑ کی جانب چلے گئے اور سات دن تک اسی  
 پہاڑ پر روتے رہے ان کی مان تلاش کرتی ہوئی پہاڑ گہرین  
 اور اونکو تسلی دیکر مکان پر لائیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ کے خدا کی مشر  
 سے پیدا ہوئے تب لوگوں نے حضرت مریم سے پوچھا کہ یہ  
 لڑکا کہاں سے لائی ہو تو حضرت مریم نے انگلی کے اشارہ سے  
 کہا کہ اسی لڑکے سے پوچھو تب لوگوں نے کہا کہ یہ تو ابھی  
 بچہ پیدا ہوا ہے کیا کہیگا تو اس حالت میں حضرت عیسیٰ ع

بوسے کہ مجھ کو خدا نے پیدا کیا ہے اور مجھ کو کتاب عطا فرمایا ہے  
 اور پیغمبری دیا ہے پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے  
 ہوئے تو اپنی ماں کو لیکے بیت المقدس کی طرف چلے حضرت  
 مریمؑ راہ میں بیمار ہوئیں ان کے واسطے گھاس کی جڑ لینے  
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گئے کہ وہ صرف گھاس کی جڑ  
 کھاتی تھیں اور حضرت مریمؑ کی وفات ہو گئی جنت سے  
 کفن لیکر حوریں اور ملائکہ آئے اور ان کی تجہیز و تکفین کر دیا  
 پھر جب حضرت عیسیٰؑ آئے تو اپنی ماں کو نہ پایا تو تین بار  
 پکارا تیسری ندا میں حضرت مریمؑ اول آسمان سے بولیں کہ  
 میں پہلی ندا میں جنت اعلیٰ میں تھی اور دوسری ندا میں  
 سدرۃ المنتہیٰ پر آئی اور تیسری پکار میں آسمان اول پر  
 آکر جواب دیا اور کہا کہ میں فردوس اعلیٰ میں تھی کہ اوس  
 سے بہتر اور عمدہ کوئی مقام نہیں ہے۔ خدا سب مسلمانوں کو  
 نصیب کرے تب حضرت عیسیٰؑ آبادیدہ ہو کر بیت المقدس

کی طرف چلے گئے اور اپنی امت کو خدا کی راہ پر ہدایت کرنے لگے یہودیوں کو عداوت ہوئی بارادہ ہلاک کرنے حضرت عیسیٰ کے جو ایک مکان میں تھے اوس مکان کو یہودیوں نے ہر منبر سے گھیر لیا تب اللہ نے اوس مکان کی چھت شکافہ کر کے حضرت عیسیٰ کو چوتھے آسمان پر بلالیا۔

۱۱۹  
اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اوس وقت پیدا ہوئے کہ جب سوا خدا کے کچھ نہ تھا۔ اللہ نے  
اعلیٰ حضرت صلعم کو اپنے نور ذاتی سے پیدا کیا اور آپ کے  
نور سے تمام ملائکہ اور ارواح انبیاء و مؤمنین اور عرش و کرسی  
اور لوح و قلم اور آسمان و زمین بنایا اور اپنے صفات  
عطا فرمایا اور آپ کا جسم مبارک مثل روح کے نور مجسم تھا  
اسیوجہ سے اوسکے سایہ نہ تھا اور اسی جسم سے شب معراج  
مکان نبوت المقدس اور ومانے دریا ہوائی جس کو زمہریر  
کہتے ہیں اور دریا آتشی جس کو کرہ نار کہتے ہیں اور ساتون



آسمان اور کرسی اور عرش طے فرماتے ہوئے لامکان  
 بین قاب قوسین تک بلکہ اوس آگے اللہ جل شانہ  
 کی ذاتی حضوری میں پہنچے اور اللہ جل شانہ کو دیکھا  
 اور اوس سے باتیں آپ نے کیں اور وہاں سے آپ  
 آکر اپنے مکان پر تشریف لائے۔ یہ معجزہ خاص دیدار  
 کا جہانی آنکھ سے خاص اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو ہوا اور کسی نبی کو نہیں ہوا ہے قیامت کے  
 دن آپ کے ہر بال سے نور چمکے گا اور آپ کی امت کے  
 ساتھ ہر بشر کے دو نور ہوگا اور جملہ انبیاء علیہم السلام  
 کے ایک ایک نور ساتھ ہوگا یہ انوار دیکھ کر دوسرے  
 انبیاء کی امت کہیں گی کہ کیا اس امت محمدی میں سب نبی ہیں

۱۲۰

ساقی نامہ قادری مع تقریظ جناب مولوی  
محمد عبد الہادی صاحب لید پوری حنفی عبا سی  
بر مشنوی منیر اعظم مع تاریخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>بیا ساقی آن مایہ زندگی دل بینوار انوارے بد بیک غم مست گردان چن بذوق غمت شادمانی کنم بیا ساقی آن مے کہ حال آورد صراحی خموش ست ہو ہو کند جہان جملہ سیچ بہت بگزار زد بساط خود از دار فانی نورد بیا ساقی آن مے کہ از خود بڑ رباید غم و زردی رو مدام</p>	<p>کہ بے او مرا نیست پائندگی خراب جہان را صلائے بدہ کہ از ہستی من نباشد نشان جفا بینم و کامرانی کنم بطمے برقص و بقال آورد جگر خون شدہ ورد یا ہو کند بزی شادمان گرچہ بود و نہ بود تو فانی نہ گرد فانی مگرد چو از خود روم من خود او پرورد ز جام بلورین مے لعل منام</p>
--	--

بے شد که غم عضو عضو شکست  
 که از سوز دل نفس در آتش  
 خرابم بکن تا که دانا شوم  
 بخود گم کن لے جذیہ پران ما  
 کلید در گنج سرمد توئی  
 توئی بادہ قادری در نہفت  
 حریفان ازین جام کارا گھند  
 بے تشنه ام خیر و ساغر بدہ  
 صیوحی بدہ تال سبحان رسم  
 زہ بادہ کاورد ساقی مرا  
 بریزد ترا بادہ مصنوعی  
 دہد حرف عرش تر انوش جان  
 معاینش چون بادہ مست کند  
 خیمہ ہمت ساقی با صفا  
 منودہ مقامات کشف و شہود  
 چراغی برا فروخت در شاہراہ  
 سوے گنج اسرار چون پز فشر  
 سراپردہ باغ رضوان کشاد  
 ز دریاے لاہوت عرش برین

زمے مومیائی مرادہ چوہست  
 بزین آب ازان جام بر آتش  
 شناساے اسرار علیا شوم  
 توئی داروے درد پہنان ما  
 پے درس اسرار ابجد توئی  
 کہ مست توان در اسرار سفت  
 کہ در برہائے فروشی کنند  
 چو دور پسین شد مکر ربدہ  
 چو از خود بر فتم بجانان رسم  
 کہ بکشد اسرار باقی مرا  
 ہمہ لفظ و معنی این مثنوی  
 بود لفظ لفظش مے ارغوان  
 سیست جام اکست کند  
 کہ در جام کرد آب حیوان مرا  
 بیاورد غیب جہان در وجود  
 کہ سولیش کند کور باطن نگاہ  
 کلیدش بدست جہانے سپرد  
 باغوش عالم گل تازہ داد  
 بیاورد این تازہ در تمین

چنان کرد تعبیر رویا عیان  
 چو خویش مرد یقینت کند  
 خوشامشوی بجز اسرار عشق  
 ز سیر سلوک طریق هدای  
 ز نفیض شود ظلمت قلب دو  
 چو در فکر تاریخ پردا حتم  
 که شد روشن از شمع عشق برین

که بکشد از پرده راز نهان  
 ترا صوفی صاف طینت کند  
 تجلی گر خاص التوار عشق  
 نماید ترا جاده مصطفی  
 بدل ریزد اثبات نور سرور  
 ز بانق خوشانکه یافتم  
 چراغ سما و چراغ زمین  
 سلامه سلامه

تقریظ و پذیر از جناب مولوی محمد محسن صا  
 گورکھپوری کاتب مسوده این مثنوی شریف

شد این مثنوی ختم با آب تائب  
 عدیم المثال و فقید النظم  
 چراغ ره دین طریقت نما  
 کلید در گنج اسرار حقیقت  
 منور زنده جاده نقشبند  
 نهال گلستان فیض کشید

ز تصنیف مولای عالیجناب  
 وحید ز من پیر روشن ضمیر  
 پسندیده حضرت مرتضی  
 سر حلقه مردمان بهشت  
 بر آورنده حاجت مستمند  
 چراغ ره پاک پیران پیر

<p>قوی بازوے شاہ عبد العظیم بحکم و حیاط سرح انداختہ ز انبار او خوش چرخ غاصم ولی خدا عالم بے مثال قدم در طریقت نگہداشتہ نوشتم مرا و را بسخط جلی بگو شتم رسید این جواب ال</p>	<p>بعلم و عمل زور دست کریم بزد و ورع کار دین ساخته زمان و زمین را از وفیض تام سخی صاحب جود دریا نوال علم در شریعت برافراشته چو فرمود القنیف این مثنوی شدم سرنگون بہر تاریخ سال</p>
---	--

کہ محسن ز روے وفا یاد گیر  
بود نام این نظم اعظم منیر  
۱۳۱۱ھ

خاتمة الطبع - احمد تہذیب و المنہ کہ مثنوی بنیظیر عہد ہم برنا و پیر آیتہ دار  
شاہد خلوت خانہ قدم - مسکت بہ منیر اعظم کہ سالکان طریقت را رفیق جانبارا  
و طالبان حقیقت را یار دلنواز - از افاضات بابرکات جناب معصی القاب  
محرم اسرار قدس - حریف نہایت خانہ انس - رحمت یزدانی - چراغ ربانی حضرت  
مولانا شاہ محمد کامل صاحب نعمانی ولید پوری مظہر العالی و عم فیوضہ السامی سبغی تام و  
حسن استہام کارکنان یونین پریس الپینچ واقع بانگی پور بزبور طبع محل گذشتہ منظور از بنظر گذشتہ









CALL No. { ۸۹۱۵۵۱۲۵ } ۲۱۹۲ ACC. No. ۱۳۶۳۷  
 AUTHOR محمد کامل لغهانی  
 TITLE منیر اعظم

Class Au Tit	Acc. No. <u>۱۳۶۳۷</u>			
	Class No. <u>۸۹۱۵۵۱۲۵</u>		Book No. <u>۲۱۹۲</u>	
	Author <u>محمد کامل لغهانی</u>			
	Title <u>منیر اعظم</u>			
Bd	Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date



# MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

## RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

